NO. 15.

GEOGRAPHY

PART IV.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh
Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allygurh

رسالهٔ علم جغرافیه

مسمی بمرأت غریب

حصه چهارم

مؤلفه ولیم ولکنسن صاحب بهادر پادری سهور جس کو انهوں نے
متعدد انگریزی کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع اُسکا
سین ٹیفک سوسئیٹی علیگڈه کو مرحمت فرمایا

اور

سین ٹیفک سوسئیٹی نے بنظر افادهٔ عام اِسی کو
چهاپ کر مشتهر کیا

علیگڈه

مطبوعهٔ انسٹیٹیوٹ پریس

سنه ١٨٧١ ع

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DKKU OF ARGYLL

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY

اِس کتاب کو

بنام نامي
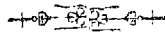
جناب هز گریس ڈیوک آف آرگائل

کے

سیٔن ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

فہرست

جغرافیہ حصہ چہارم

مضمون		نمبر صفحہ
ایشیا کے جنوبی ممالک کے بیان میں	...	۱
بلاد عرب کا بیان	...	〃
بلاد عرب کی ندیوں کا بیان	...	۸
بیان ہواء بلاد عرب	...	〃
بیان غلہ بلاد عرب	...	۹
بیان حیوانات بلاد عرب	...	〃
بیان معادن بلاد عرب	...	۱۰
بیان تجارت بلاد عرب	...	〃
بلاد عرب کے مشہور شہروں کا بیان	...	۱۲

پانچویں فصل

مضمون		نمبر صفحہ
بلاد فارس غربی یعنی مملکت ایران کے بیان میں	...	۲۱
بیان رودہاے بلاد ایران	...	۲۵
بیان ہواء مملکت ایران	...	〃
بیان زمین مملکت ایران	...	۲۶
بیان حیوانات اور معدنیات بلاد ایران	...	۲۷
بیان مصنوعات مملکت ایران	...	〃
ملک ایران کے شہروں کا بیان	...	۲۹
بلاد فارس شرقی یعنی افغانستان اور بلوچستان کا بیان	...	۳۴
افغانستان کا بیان	...	〃
بلوچستان کا بیان	...	۳۶

چھٹی فصل

مضمون		نمبر صفحہ
ہندوستان کے بیان میں	...	۳۷
بیان رودہاے ہندوستان	...	۳۹

مضمون		نمبر صفحہ
رود گنگا کا بیان	...	۴۰
برم پتر کا بیان	...	۴۱
نربدا اور تاپتي کا بیان	...	″
ژودھائے دکھن کا بیان	...	″
ھندوستان کے صوبوں اور بڑے شہروں کا بیان	...	۴۲
حمالیہ کي کوھستاني ریاستوں کا بیان	...	۴۷
صوبہ پنجاب کا بیان	...	۵۰
بیان ملک سندہ	...	۵۱
بیان ملک راجپوتانہ	...	۵۲
بیان ملک مالوہ	...	۵۳
بیان صوبہ کچھہ بھوج	...	۵۵
بیان صوبہ گجرات	...	″
بیان ملک بندیل کھنڈ	...	۵۶
ملک دکن کا بیان	...	″
مملکت ھندوستان کے چوتھے قطعہ کا بیان	...	۶۱
جزیرہ سیلان یعني لنکا کا بیان	...	۶۲
سیلان کے خاص شہروں کا بیان	...	۶۵

ساتویں فصل

مضمون		نمبر صفحہ
ممالک متوسط ھند و چین کے بیان میں	...	۶۶
صوبہ اران کا بیان	...	۷۰
صوبہ پیگو کا بیان	...	″
صوبجات تنسوم کا بیان	...	۷۱
مملکت برھما کا بیان	...	″
ملایا کا بیان	...	۷۳
بیان صوبہ آنام جسکو کوچن چین بھي کہتے ھیں	...	۷۵

اٹھویں فصل

مضمون		نمبر صفحہ
مجموعة الجزائر کے بیان میں	...	۷۶

جغرافیہ

حصہ چہارم

ایشیا کے جنوبي ممالک کے بیان میں

بلاد عرب کا بیان

اہل عرب نے بلاد عرب کا نام جزیرۃالعرب رکہا ھی مگر حقیقت میں یہہ جزیرہ نما ھی *

حد شمالي اِسکي فلسطین اور کچہہ سوریا اور الجزیرہ ھی *

مشرقي الجزیرہ اور عراق عرب اور بحرفارس کہ جسکو خلیج عجم بھي کہتے ھیں اور کچہہ بحرالہند حد جنوبي بحر ھند *

مغربي بغازباب‌المندب اور بحر احمر کہ جسکو بحر قلزم بھي کہتے ھیں اور بغاز سوئیز اور کچہہ بغاز شام *

یہہ ملک (۱۲½°) سے (۳۰°) تک عرض شمالي میں اور (۳۲½°) سے (۵۹°) تک طول شرقي میں واقع ھی طول اعظم اِسکا میل جغرافوي سے چودہ سو میل اور عرض اعظم گیارہ سو پچاس میل رقبہ اسکا گیارہ لاکہہ میل مربع ھی اور باشندے اِسکے ایک کرور کے قریب ھیں اور یہہ پانچ حصوں پر منقسم ھی *

اول یمن دوسرا حجاز تیسرا تہامہ چوتہا نجد پانچواں یمامہ کہتے ھیں کہ سر زمین بحرین عراق میں داخل ھی مگر در حقیقت وہ بلاد عرب میں سے ھی لیکن عراق کے متصل *

قسم اول — یمن یہہ کنارہ بحر قلزم کے قریب ھی تہامہ کے جنوب سے باب‌المندب تک اور وھاں سے بحر ھند کے کنارہ پر سے ھوتا ھوا مدخل

خلیج عجم تک اور وہاں سے خلیج عجم کے کنارہ پر ہوتا ہوا بحرین تک پس بحر اِسکے تینوں طرف سے محیط ہی اور چوتھي طرف ارض تہامہ اور یمامہ اور بحرین ہی *

حضرموت اور شجر اور مہرہ اور عمان اور نجران یہہ سب اُسکے اقسام ہیں اور کبھي شجر کو عمان کي طرف بھي مضاف کرکے شجر عمان کہتے ہیں — وجہہ تسمیہ یمن کي یہہ ہی کہ یمن یمین سے مشتق ہی یعني اگر کعبہ شریف سے مشرق کي طرف منھہ کیا جاوے تو یمن یمین کو یعني سیدھي طرف واقع ہوتي ہی یہي سبب ہی کہ شام بھي بسبب واقع ہونے بطرف شمال کے شام کے نام سے موسوم ہی *

قسم دوم — حجاز جو بحر احمر کے قریب تہامہ سے ایلہ تک پھیلا ہوا ہی مکہ معظمہ اور مدینہ شریف (جسکا اصلي نام یثرب ہی اور اُسے مدینۃالرسول بھي کہتے ہیں) اِسي قسم میں داخل ہی — وجھہ تسمیہ حجاز کي یہہ ہی کہ حجاز بمعني حاجز یعني ایک شی دو چیزوں کے بیچ میں ہونے والي کو کہتے ہیں چونکہ یہہ نجد اور تہامہ کے درمیان میں واقع ہی اِس سبب سے نام اسکا حجاز رکھا گیا *

قسم سوم — تہامہ ہی جو بحر احمر کے کنارہ پر حجاز اور یمن کے بیچ میں واقع ہی یمن اُسکي جنوب کو ہی اور حجاز شمال کو پڑا ہی *

قسم چہارم — نجد ہی اور یہہ شمالاً شام اور شرقاً عراق اور غرباً حجاز اور جنوباً یمامہ سے محدود ہی سر زمین اِسکي بلاد عرب میں بہت اچھي ہی چنانچہ ارض العالیہ اِسمیں ایک مقام ہی — نقل ہی کہ اِس ارض العالیہ میں بسوس ایک عورت تھي اور اسکا بھتیجا جساس بن مرہ شیباني تھا بسوس کي ایک اُونٹني سراب نامي کلیب ابن ربیعہ کے گھر میں ایکروز چلي گئي جو بکر ابن وائل کے قبیلہ سے تھا اور اُسنے مرغي کا ایک انڈا توڑ ڈالا پس کلیب نے طیش میں آکر ایک تیر اُسکے تھن میں مارا اِس سبب سے جساس اور قبیلہ کلیب میں چالیس برس تک دشمني اور لڑائي

رهتي اسي سبب سے عرب میں جو لڑائي که ایک مدت تک قائم رهتي هی ضرب‌المثل کے طور پر اسکو حرب بسوس کہتے هیں اور اِسیمیں جبل عکاد هی زبان عربي جہاں کے باشندوں کي بولي زمانه اسلام کے بعد تمام ممالک عرب سے افصح سمجھي گئي هی *

قسم پنجم ـــ یمامه مابین نجد اور یمن کے واقع هی اور مشرق کي طرف بحرین اور مغرب کي جانب حجاز سے ملا هوا هی اور اسکو عروض بهي کہتے هیں اِس سبب سے که یهه مابین یمن اور نجد کے عارض هی ـــ ابواسحق اصطخري نے لکھا هی که زمین عرب میں ایله کي طرف ایک جنگل هی که جو تیهٔ بني‌اسرائیل کے نام سے معروف هی اگرچه دیار عرب سے متصل هی لیکن دیار عرب میں سے نہیں اور اهل عرب کے واسطے اِسمیں پاني اور چراگاه بهي نہیں هی انتہي‌کلامه ـــ یهه قسم اُس خط مفروض سے جو بحیرہ لوط جنوبي سے راس خلیج ایله تک بحر احمر سے کہنچا هوا هی مغرب کي طرف واقع هی اسکو بریهٔ طورسینا بهي کہتے هیں پہلے سام بن نوح علیه‌السلام کي اولاد نے اُس بلاد میں آکر بود و باش اختیار کي اور اُن سے کئي قبیلے وهاں پیدا هوئے اور کئي پشتیں هوگئیں اکثروں میں سے جنگلوں میں رهنے لگے اور ایک دوسرے سے ایسے مختلط هوگئے که اُنکي کچهه رسم مقررہ باقي نہیں رهي انہیں سب لوگوں کا نام بادیهٔ عرب هی پس اُن میں سے کئي قبیلے مشہور هوئے چنانچه عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیه‌السلام زیادہ تر مشہور قبیله هی جسکا ذکر سفر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۲ و عـــ ۲۳) میں لکھا هی جو حضر موت کے ریگستان میں ٹہرا کرتے تھے اور ثمود بن جاش بن ارم بن سام بهي ایک قبیله هی جسکا ذکر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۳) میں لکھا هی پہلے یهه لوگ یمن میں رهتے تھے حمیر بن عبدشمس نے جسکا لقب سبا تها ان کو وهاں سے نکال دیا چنانچه اُنہوں نے حجر میں جو حجاز میں واقع هی جاکر بود و باش

اختیار کي چنانچه یهه بات ضرب‌المثل هوگئي هی که قوم عرب جبکه متفرق هوجاتي هی تو یهه مثل کہا کرتے هیں — (لعبت بهم ایدي سبا) یعني سبا کے هاتهوں نے ساتهه اُنکي بازي پیش کي — اور طم بهي ایک قبیله هی اولاد لود بن سام علیه‌السلام سے چنانچه تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۲) میں مذکور هی — اور جدیس بهي ایک قبیله هی اولاد جاثر سے جسکا ذکر پہلے تحریر هوچکا هی یهه دونوں قبیلے ساتهه رهتے تهے ایک بار ان میں باهم تلوار چلي جب سے اُنهوں نے بادیوں میں رهنا اختیار کیا چنانچه عفیرة بنت عباد جدیسیه جسکو شموس کہتے تهے اُسکو عملیق پادشاه طم نے (جو بدکار اور ظالم تها) اپنے گهر میں چهپا لیا تها اُس کے بهائي اسود نے اِس بات پر غیرت کهاکر اپني قوم جدیس سے مدد لي اور طم پر چڑهائي کرکے اُنکو هلاک کیا بعد اُسکے طم کے بچے کچهے لوگوں نے حسان بن تبع سے مدد لیکر جدیس کو هلاک کیا غرضکه اسطرحپر یهه دونوں قبیلے تباه هوگئے — یمامه ایک قبیله ان دونوں قبیلوں کا بنایا هوا هی جسکو جون کہتے هیں — یاقوت نے مشترک میں لکها هی که یمامه میں جدیس قوم کي ایک عورت نجو کے رهنے والي جسکا نام خذام جدیسه تها اور بسبب زرقیت چشم کے اُس کو زرقاء کہتے تهے تین دن کي مسافت کي شی آس کو دکهلائي دیتي تهي اِسلیئے عرب لوگ تیز نگاه والے شخص کو (ابصر من زرقاء الجو) کہتے هیں اور ایک قبیله جرهم هی اور عمالیق بن الیفاز بن عیسو بهي ایک قبیله هی جسکا ذکر تکوین کے (ص ۳۶ عـــ ۱۲) میں لکها هی یهه قبیله بهي قبائل بادیه عرب میں سے معروف هی یهانتک که جو شخص یهه بات کہے که میں اُن کے دوستوں میں سے هوں تو کوئي بدو اُس کو نه لوٹیگا اور بني قحطان بن عابر بن شالم بن ارفخشاد بن سام بن نوح علیه‌السلام نے بهي بلاد عرب کے اطراف یمن میں سکونت اختیار کي تهي چنانچه سفر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۲۵ سے ۳۰ تک) میں

لکھا هی اور نام اُن کي نسل کا عرب العربا هی یمن اور حجاز کے پادشاہ بھي قحطان کي نسل میں سے تھے چنانچه جسنے یمن میں پہلے پہل بادشاهي کي یعرب بن قحطان تھا بعد اُسکے یشجب بن یعرب اور بعد اُسکے عبدشمس بن یشجب جسکا لقب سبا تھا اور اُن کي اولاد حمیر اور کہلان اور عمرو اور اشعر اور عامله تھي عرب العربا انهیں کي اولاد میں سے هیں اور جس نے حجاز میں پہلے پہل بادشاهي کي جرهم بن قحطان تھا بعد اُسکے عبدیالیل بن جرهم بعد اُس کے جرهم بن عبد یالیل پھر عبدالمدان پھر نغیله بعد اُس کے عبدالمسیح پھر وہ مضاض جس نے اپني بیٹي رعله کا نکاح اسمعیل بن ابراهیم خلیل الله سے کردیا تھا پھر عمرو بن حارث بعد اُسکے مضاض بن عمرو اور بعضے بادیه عرب میں کے عرب العاربه هیں اور یهه جرهم ثاني کا قبیله هی جو اپنا نسب کو اسمعیل سے نهیں بلکه عدنان سے بتاتے هیں کیونکه اسمعیل اور عدنان کي بود و باش میں کئي پہاڑوں کا فرق تھا چنانچه بعضوں کے نزدیک آٹھ پہاڑوں کا اور بعضوں کے نزدیک سات پہاڑوں کا بعض کے نزدیک تین پہاڑوں کا عدنان کے کئي قبیلے هیں ازانجمله ایک قبیله نهر جسکا لقب قریش هی وہ زیادہ تر مشہور هی اور اس قبیله سے آل قریش هی جو کعبة الله کے متولي تھے کہتے هیں که پہلے یهه قوم بشراکت بني اسمعیل متولي تھي جبکه ثابت بني اسمعیل نے وفات پائي تو مضاض بن عمرو جرهمي کي اولاد کعبه کي متولي هوئي مگر جب خزاعه نے مکه پر غالب هوکر پھر قریش کو متولي بنایا اور اولاد جرهم کو وهاں سے خارج کر دیا پھر وہ ابوغبشان ملکاني اور صبا خلیل بن جشر خزاعي تک وهاں کے متولي رهی بعد اُسکے قصي بن کلاب قرشي نے انهوں کو شراب پلاکر حالت نشه میں کعبه کي کنجیئیں خرید لیں جبکه ابوغبشان هوش میں آیا نهایت نادم هوا لیکن اُس ندامت سے کچھه فائدہ نهوا چنانچه وہ بات ضرب المثل هوگئي هی عرب کہا کرتے هیں (اخسر من ابي غبشان) اور عرب ایام جاهلیت میں عبادت

بواسطه كئي طور پر كيا كرتے تهے اور أنكے بت اور معبود بہت تهے جيسے
لات اور عزے اور هبل اور نسر اور سواع اور يغوث وغيره اور اكثر ستاروں كو
جيسے سورج اور چاند اور عطارد اور مشتري وغيره كو پوجاكرتے تهے اور
انكے نام بهي ايسے هي هوتے تهے جيسے عبدالعزے اور عبدالیغوث اور
وثيم اللات اور عبدالشمس اور عبدالمشتري وغيره اور انكي بلاد ميں نصارے
اور يهود اور مجوس بهي بہت رهتے تهے اهل عرب زمانه قديم ميں
فصاحت بلاغت اور سخاوت و شجاعت اور شاعري ميں نہايت مشہور
تهے يهانتك كه ابتك بهي وه ضرب المثل هيں اور انهوں نے وقت مقرر كر
ركهے تهے كه اسوقت ايك جگهه مجتمع هوكر خريد اور فروخت اور تفاخر
اور مشاعره كيا كرتے تهے معلقات سبعه كه جو مشہور اور معروف هيں أنهيں
لوگوں نے كهكر كعبه كے دروازه پر لٹكائے تهے علماء اهل اسلام نے أن اشعاروں
كي فصاحت اور صناعت كي مشرح كي هيں جوآج كل بہت سي پائي جاتي
هيں سنه ۶۲۲ع مسيحي ميں اسلام نے ظهور پايا اور اكثر اهل عرب
نے أس دين متين كو قبول كيا سنه ۲۷۷ هجري ميں طائفه قرامطه
نے جنكا ذكر صحيفه (۱۰۶) ميں مذكور هي قوت اور مكنت حاصل
كركے كوفه اور بصره اور ارض بحرين كو فتح كيا اور ابي طاهر خليفه
قرامطه كا بڑا لشكر جمع كركے مكه كو آيا اور قريب تيس هزار آدمي
ديسي اور پرديسيوں كو قتل كركے بيت الله سے حجر اسود كو لے گيا *

آخر صدي مذكور اور ابتداے صدي حال ميں طائفه وهابيه نے قوت حاصل
كي جو عبدالوهاب تميمي وارپا واقع نجد كے رهنے والے سے منسوب هيں
اور أس زمانه ميں محمد سعود علوي جو شهر كا حاكم تها عبدالوهاب كا
شريك و معاں هوگيا تها بعد أسكے عبدالعزيز بن سعود قايم هوا اور وزير
بغداد نے إن دونوں سے مدد طلب كركے لشكر عظيم سے بغداد كو فتح كيا
يهه فتح سنه ۱۲۹۴ع ميں بنام زيد بن مساعد شريف مكه كے قايم هوئي
اور عراق ميں بهي خرابي واقع هوئي چنانچه أنهوں نے مسجد علي پر

غالب هوکر اُسکو تباه اور خراب کیا سنه ۱۸۰۳ ع میں عبدالعزیز نے اپنے بیٹے کو بارہ هزار فوج دیکر طائف اور مکه کي طرف بھیجا اُس نے اِن دونوں کو فتح کرکے جده کا محاصره کیا هي تها که ناگاه عبدالعزیز کے مرنے کي خبر پهونچي وه سنتے هي واریا کو واپس چلا آیا اور پهر سنه ۱۸۰۴ ع میں لشکر کشي کرکے حجاز اور مدینه کو لیکر سنه ۱۸۱۵ ع تک اس پر قابض اور متصرف رها *

ابراهیم باشا حاکم مصر نے اِن کے اخراج کا قصد کرکے فوج کشي کي اور بعد کئي لڑائیوں کے فتحیاب هوکر حجاز سے اُن کو نکال دیا سعود نے پچاس برس کي عمر میں مرض تپ سے واریا میں وفات پائي *

بلاد عرب نصف سے زیاده ویران اور بیابان هی اُن صحراؤں میں بارش کم هوتي هی اور نباتات بهي کم اُوگتي هیں صرف اِسقدر هوتي هی که بدوي لوگ اپنے چار پائے چرا لیتے هیں مگر اِن صحراؤں میں پہاڑ اور وادي بهت سرسبز و شاداب هیں خصوصاً حضر موت اور شجر کے پہاڑ جو بلاد یمن میں سے هیں *

اِس کے سلسله پہاڑوں میں سے جبل شراه هی جو ایله کے قریب احرا سے عقبه تک هی اور جنوباً بحر احمر تک چلا گیا هی اور عرض اُس کا مابین چالیس اور اسي میل کے پهر وه سلسله وهاں سے مشرق کي طرف پهرکے یمن اور عمان سے گذرتا هوا خلیج فارس تک اور وهاں سے بحرین پر هوتا هوا فرات کے مصب تک چلا گیا هی *

شهر سے مشرق کي طرف طی کے آجا اور سلمی دو پہاڑ هیں حُجاج کوفه کے راسته میں پڑتے هیں اور بعضے کہتے هیں که طی کے تین پہاڑ هیں آجا اور سلمے اور عوجا نقل مشهور هی که آجا ایک شخص تها جو سلمي پر عاشق تها اور عوجا ان دونوں کا کٹنا تها پس اُن تینوں کو اُن

تینوں پہاڑوں پر سولي دي گئي تهي یهي باعث هی اُن پہاڑوں کو اِن کے نام سے موسوم کیا اور کوہ جودي بهي جبال طی میں سے هی *

دوسرا جبل عارض هی جو شمالاً اور جنوباً لنبا هی کنارہ جنوبي اُس کا بلادیمن کے متصل صعدہ کے قریب سے شروع هوکر شمالاً خلیج عجم کے نزدیک تمام هوا هی اس پہاڑ پر هجر ایک شہر هی جسمیں کهجور کے درخت اور چشمیں بہت هیں اور اس سے بطرف شمال جبل احد اور جانب جنوب جبل عیر هی اور حجاز کے پہاڑوں میں سے جبال مکه اور جبال منی هی جسکو جبال اخاشب بهي کہتے هیں اور اخاشب ایک اور کالا پہاڑ بهي هی جبل آجا کے قریب اور مابین اِن دونوں پہاڑوں کے ریت هی مگر بہت دور تک نہیں هی *

بلاد عرب کي ندیوں کا بیان

بلاد عرب میں کوئي ندي ایسي نہیں هی که جسمیں کشتي چلے اگرچه اس بلاد کے پہاڑوں سے کئي ندیاں نکلي هیں لیکن گرم بالو میں رہ جاتي هیں بحر تک نہیں بہتیں صنعاء یمن کے قریب ایک چهوٹي سي ندي هی که وہ بحر هند میں جاکر گرتي هی اور دوسري بلاد بني مہرہ میں ایک اور ندي هی جو بحر هند میں جاکر ملي هی *

بیان هواے بلاد عرب

اِس بلاد کے پہاڑوں کي هوا معتدل هی بخلاف وهاں کے وادیوں کے جہاں کي هوا بہت گرم هی شمال یمن میں اساڑہ کے مہینے سے اگهن تک اور یمن سے مشرق کي طرف اگهن سے پهاگن تک اور حضر موت میں پهاگن سے بیساکهه تک بارش هوتي هی بادیوں میں اکثر بارش بہت هوتي هی جس سے زمین بهي سرد هو جاتي هی اور نباتات صحرائي بهي کچهه اُگتے هیں اور اِتفاقاً کبهي لو چلتي هی جس سے نباتات مرجها جاتي هیں *

بیان غلہ بلاد عرب

بادیہ عرب میں کچھہ پیداواری نہیں ہوتي مگر چنے اور وہ غلے جنکے واسطے تھوڑا پاني بھي کافي ہوتا ہی پیدا ہوتے ہیں اور پہاڑ اور وادیوں میں جس جگہہ کہ زمین اچھي ہی اور صلاحیت نباتات اور درخت کي رکھتي ہی اُسمیں جھاؤ اور گوگل کے درخت اور بید مہندي ادرک سونٹھہ اور چنبیلي املي چھوھارا گنا گیہوں جو مجیٹھہ قہوہ تبغ بھنگ مرچ بیگن ایلوا اور میوجات میں انار بادام پستہ زردآلو سیب بھي انجیر گلاب لیموں نرگس بنفشہ شقایق نبل ارنڈ کھیرا ککڑي خربزہ تربوز اور کیلہ وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہیں اور طلح جسکا گوند صمغ عربي کہلاتا ہی اور کھوپرہ اور لبان کے درخت وغیرہ اِسکے اطراف جنوبي کي زمین بہت اچھي اور خوب سرسبز و شاداب ہی اِسي سبب سے رومانیوں اور یونانیوں نے جنوبي سمت کا نام عرب صعیدیہ اور شمالي طرف کا نام عرب صخریہ رکھا ہی *

بیان حیوانات بلاد عرب

گھوڑے یہاں کے نہایت مشہور ہیں اور اُونٹ بھي یہاں بہت ہوتے ہیں چنانچہ وہ لوگ اِن پر اپني اوقات بسري کرتے ہیں اور وہاں اِن سے کام بہت پڑتا ہی اور گدھے بھینسیں نیل گاے گورخر بھیڑیں اور جنگلي بھیڑیں سوئر خرگوش اور ہرن بہت ہیں اور بیابانوں میں شیر بجو چیتا بھیڑیا جنگلي بکریاں لومڑي اور نیولہ اور جنگلي چوھے ہوتے ہیں (کتاب دستور میں لکھا ہی کہ جنگلي چوھے کے دوپیر ہوتے ہیں اور اطراف جنوبي میں نسناس ایک جانور ہوتا ہی جو پھل اور میوہ وغیرہ بہت کھاتا ہی) بلاد عرب کے پرندوں میں سے شترمرغ ہنس چرغ چکور کوا تغدري کبوترشہري اور جنگلي گد پناز شاہین اور ہدہد وغیرہ بہت ہیں اور بحر احمر میں دریائي

پرندے اور جو دریا کہ اسکو محیط ہی اُسمیں مچھلیاں اور کچھوے اور اِن
شہروں اور صحراے نجد میں سانپ بچھو سوسمار مورچہ اور
رتیلا وغیرہ اور ٹیڑھیں اِن بلاد میں نجد کے جنگل سے آکر اکثر باغات کو
تباہ کرتی ہی *

بیان معادن بلاد عرب

زمانہ قدیم میں بلاد عرب میں کانیں بہت تھیں فی زماننا کم ہیں
یمن کے ملک میں سونے اور چاندي کي کانیں اکثر تھیں جس پر
باشندے یمن کے فخر کیا کرتے تھے اب بعض بعض مقامات بلاد عرب
میں لوھے تانبے اور رانگہ کي اور یمن میں مہرہ یمني اور عقیق یمني
کي اور خلیج فارس اور اطراف عمان اور بحرین میں موتي نکلتے
ہیں بیشک بلاد عرب میں بہت سي کانیں ہیں کہ وہ ابتک ظاہر
نہیں ہوئي ہیں *

بیان تجارت بلاد عرب

جب تک کہ مغرب اور ھندوستان کا راستہ نہیں کھلا تھا تب تک
راس خشمید پر تجارت خوب ہوتي تھي کیونکہ اُسپر سے اکثر اشیاے
تجارت یورپ اور ھندوستان کو آتي جاتي تھي جبکہ یہہ راستہ کھل
گیا آمدرفت اسباب تجارت کي اُن بلاد سے موقوف ہوئي اور تجارت
وہاں کي کم ہوگئي اب وہاں سے بن یمني قہوہ لاتے ہیں خصوصاً شہر
مخا جہاں کا قہوہ بن حجازي کے نام سے معروف ہی اور صمغ عربي
لوبان ایلوا مرمکي اور سنا کالي مرچ مہندي اور عود اور دوائیں
وغیرہ اور بلاد افرنگ سے انواع و اقسام کے کپڑے اور چاندي لوھا تانبا
رانگ اور ھتیار اور شورہ بلاد عرب کو لیجاتے ہیں اور بلاد حبش سے
بکریاں ھاتھي دانت اور مشک اور افریقہ کے اطراف شرقیہ سے سونا
ھاتھي دانت کہربا اور لونڈي غلام اور مصر سے چاول شکر اور زیت اور
ھندوستان سے السي اور روئي اور برشام سے صابون بلاد عرب میں لیجاتے

هیں اور یہہ سب اشیاے تجارت بڑے بڑے جنگلوں میں اونٹوں پر چاپا کرتی ہیں چند سال سے جو راستہ هندوستان کا اسکندریہ مصر سوئیس اور عدن پر سے ہوکر کھلا ہوا ہی اکثر سیاح اور سوداگر بعوض راس امید کے اسی راہ سے آیا جایا کرتے ہیں کیونکہ وہ راہ بحر احمر میں جاتی ہی بباعث کثرت پتھروں کے کہ جن سے کشتی اور جہاز توٹ جاتے ہیں مخطور ہی اور ایسی خراب دھاریں جنکی مار دھاڑ سے جہاز کہیں کا کہیں چلا جاتا ہی *

بحر احمر شمال کی طرف دو خلیجوں میں منقسم ہی بطرف مشرق خلیج عقبہ اور بجانب جنوب خلیج سوئیس اور اُس گوشہ میں جہاں یہہ دونوں ملی ہیں طورسینا اور جبل حوریب واقع ہی جس جگہہ الله جلشانہ نے بنی اسرائیل کے واسطے بواسطۂ حضرت موسیٰ کے شریعت نازل فرمائی تھی — یہہ پہاڑ درحقیقت دوپہاڑوں سے ملا ہوا ہی ایک جبل یہودیہ ہی جو شمال شرقی کی طرف جنوب سے مغرب کی طرف لنبا چلا گیا ہی — دوسرا راس خلیج سوئیس کی طرف سے آیا ہی اور جہاں یہہ دونوں ملے ہیں وہاں کئی ٹیلے ہیں ہر ایک ٹیلہ کا نام عربوں کے ہاں مقرر ہی چنانچہ جبل فیران جسکا اصلی نام سفر تکوین کے (ص ۲۱) اور تثنیہ کے (ص ۳۳) میں فاران لکھا ہوا ہی اور جبل موسیٰ اور جبل فریع اور جبل کاترینا وغیرہ ہیں — طورسینا فی زماننا جبل موسیٰ کے نام سے معروف ہی اِس پر طائفۂ روم کا ایک دیر بنا ہوا ہی یہہ نہایت قلب جگہہ ہی کوئی راستہ اسپر چڑھنے کا تھیں ہی بجز ایک دروازہ کے جو زمین سے ۲۸ فٹ بلند ہی یہہ دیر عرض شمالی سے (۲۸ء ۳۲ء ۵۵") اور طول شرقی سے (۳۳ء ۵۸ء ۱۸") میں واقع ہی بلندی اس کی باعتبار سطح سمندر کے سات هزار پانسو فٹ ہی — اور جبل کاترین (۸۶۰۰) قدم بلند ہی — اور جبل موسیٰ سے راس محمد تک جہاں بحر احمر سے دو خلیجیں نکلی ہیں ایک سلسلہ پہاڑ کا ہی جسکا نام جبل طرفا ہی اور اس سلسلہ

کي چوٹیاں خلیج قبہ کے قریب جو مغرب کي طرف هی مختلف
الارتفاع هیں آٹھہ سو سے دو هزار قدم تک بلند اِس اطراف میں ریشم کے
کیڑوں کي مانند کیڑے هوتے هیں جھاؤ کے درخت کا پوست کھاتے هیں
اور اُن سے ایک قسم کا گوند جسے منّاہ کہتے هیں نکلتا هی مزا اُس کا
میٹھا هوتا هی طائفہ روم کے پادري اُسے جمع کرکے بیچتے هیں تنقبہ میں
جبل موسیٰ اور حدود فلسطین کے درمیاں بدوؤں کے کئي قبیلے هیں
چنانچہ صوالحہ سعیدیہ عوارمہ علیقات مزینہ بني سلیمان اور تیاهہ
وغیرہ *

راس خلیج پر داخل بحر میں ایلہ ایک شہر في زماننا ویران
پڑا هی حبش اور عرب یمن کے بیچ میں یہاں لڑائي هوئي تھي
فونواس حمیري پادشاہ یمن عرب جو حبش کي قید میں تھا لڑائي سے
پہلے بحر میں کود کر ڈوب مرا یہہ شہر وادي عرب کے کنارہ پر هی
وادي مذکور ایلہ سے بحیرۂ لوط تک اور شرقاً جبل شراہ تک وسیع هی
اس کا ذکر پہلے مذکور هوچکا هی *

اس جبل شراہ سے کرک کیطرف ایلہ کي نصف مسافت کي مانند
جبل هارون هی جہاں هارون حضرت موسیٰ کے بھائي مدفون هیں یہہ
حال سفر عدد کے (ص ۲۰ عـــ ۲۲ سے عـــ ۲۸ تک) لکھا هی *

اس سے مشرق کي طرف وادي موسیٰ هی شہر بترہ قدیم یہیں
تھا جسکو یوناني اور روماني قصبہ عربیہ صخریہ کہتے تھے ـــ قلعہ عقبہ
اب کچھہ قابل اعتماد نہیں هی مگر حجاج مصر کي فرودگاہ هی
اور اُس کو عقبہ ایلہ کہتے هیں کیونکہ اور قلعے بھي عقبہ کے نام سے مشہور
هیں جیسے عقبہ فرنق وغیرہ *

بلاد عرب کے مشہور شہروں کا بیان

اِن بلاد کے مشہور شہروں میں سے شہر مکہ هی جو حجاز میں
داخل هی اور یہہ ایسے وادي میں واقع هی جو پہاڑوں کے بیچ میں هی

کشتکاري وغیرہ یہاں کچھہ نہیں هوتي طول اِس شہر کا شمال سے جنوب تک قریب دو میل کے هی اور عرض اُس کا (دامن جبل ابي قبیس سے جو اُسکے اوپر مشرق کیطرف سے مشرف هی راس جبل قعیقعان تک جو اُس کے غربي طرف سے مشرف هی ایک میل هی) اِس شہر میں کوئي پاني کا چشمہ بجز چاہ زمزم کے نہیں هی † مگر اس پاني کا بسبب زخموں اور پھوڑیوں کے دھوئے جانے کے پینے کے قابل نہیں هی شریف ادریسي سے منقول هی کہ خلیفہ مقتدر باللہ نہر کي راہ بہت دور سے اس میں پاني لایا تھا اِس شہر میں ایک مسجد حرام هی کعبہ اُس کے بیچ میں هی اندرون مکہ کو بکہ کہتے هیں اور وجہہ تسمیہ اس کي یہہ هی کہ بکہ بمعني اژدحام کے هی چونکہ اژدحام خلایق وهاں بہت هوتا هی اِس سبب سے اُس کو بکہ کے نام سے نامزد کیا اهل مکہ حاجیوں سے تجارت کرکے اپني گذر اوقات کرتے هیں باشندے اس شہر کے پچیس هزار کے قریب هیں *

مکہ سے مغرب کي طرف بحر احمر کے کنارہ پر شہر جدہ هی یہہ مکہ کا فرضہ هی اور وہ (۳۹ ۵ ۶٬۷) طول شرقي میں (۲۱ ۵ ۱۳″۳۳′) عرض شمالي میں واقع هی گرد اِس کے شہر پناہ هی باشندے اِس کے اهل هند اور یمن اور مصر و شام اور مغرب اور بلاد ترک سب بارہ هزار کے قریب هیں اور یہہ چشمے کا پاني پیتے هیں قہوہ اور اشیاے هند کي تجارت اهل فرنگ اور اهل مکہ و مدینہ سے کیا کرتے هیں مکہ کے مقامات مشہور میں سے صفا اور مروہ هیں جو جبل ابي قبیس کے متصل هی اور وادي منی اور جبال عرفات اور مزدلفہ جسکو جمع بھي کہتے هیں اور بطن محسر وغیرہ اور مکہ سے جانب جنوب جبل ثور هی اسمیں ایک غار مشہور هی اور ثبیر بھي ایک پہاڑ هی جو منی اور مزدلفہ

---

† مکہ میں ایک کنوا نہیں بلکہ دو چار کنوئیں هیں موافق کتاب دیدہ بیان کرتا هی —— مولوي فیض الحسن

سے نظر آتا هے مکہ کے قریب اوْر کئی پہاڑ هیں کہ وہ بھي سواے جبل مذکور کے ثبیر کے نام سے موسوم هیں چنانچہ ثبیرالزنج ثبیرالاعرج ثبیرالخضرا ثبیرالنضع ثبیر غیناء اور ثبیر احدب جسے اثیر بھي کہتے هیں اور تبیر ایک چشمہ کا نام بھي هے بلاد مدینہ میں واقع هے *

اور مکہ سے شمال مغرب کي طرف حدیبیہ ایک قریہ هے بعضے کہتے هیں کہ حل میں داخل هے اور بعضے کہتے هیں کہ حرم میں واقع هے *

ایلہ سے مشرق کي طرف مائل بہ جنوب شہر تبوک هے جو مدینہ اور دمشق کے بیچ میں واقع هے وهاں سنہ ۹۰۰ هجري میں مسلمان اور روم کے مابین ایک بڑي لڑائي هوئي تھي *

تبوک سے شرقاً مائل بہ شمال دومہ جندل هے نقل هے کہ ایک شخص مسمی اکیدر شہر دومہ کا رهنے والا جو عراق میں عین التمر کے قریب واقع هے اطراف شام کے بني کلیب کا حاکم تھا اور سیر کرتا پھرتا تھا راہ میں ایک پرانا شہر دیکھا کہ بالکل ویران هوگیا تھا صرف کچھہ کھنڈر باقي رہ گئے تھے اور اُسمیں ایک مکان باقي تھا اُس کو جندل کہتے تھے جب کہ اکیدر اُس طرف سے لوٹا اُس ویران شہر کو پھر آباد کیا اور زیتون وغیرہ کے درخت بھي اُس میں لگائے اور دومۃالعراق سے فرق کرنے کے لیئے اُس کا نام دومہ‌جندل رکھا تبوک مذکورہ کي لڑائي کے سال میں خالد بن ولید نے اُسکو فتح کیا ایام جاهلیت بني کلیب میں وهاں ایک بت ودہ نامي تھا کہ دومۃالجندل اور تبوک اور اطراف شام کے لوگ اُس کي زیارت کو جایا کرتے تھے زهیر بن حباب کلبي اور زهیر بن شریک کلبي اِس شہر کے مشہوروں میں سے هیں *

اور حجر بکسر مہملہ و سکون جیم ایک شہر هے دومہ جندل سے جانب جنوب شام کے حاجي یہیں آکر اُترا کرتے هیں کہتے هیں کہ وہ ثمود کا شہر تھا اور حجر بہ فتحتین قطعہ یمامہ میں شہر یمامہ کے قریب

واقع هی بني حنيفه اور بعض اهل مصر يہاں آکر اُتر تے هيں اور بني حنيفه بکر بن وائل کي اولاد میں سے هيں جنميں سے ايک شخص مسيلمه کذاب هوا تها جو نبوت کا دعوی کرتا تها اور عرب مستعربہ قبيلہ ربيعه الفرس ميں سے هيں جنميں کے امام حريري مصنف کتاب مقامات حريري مشهور هيں امام مذکور قريه مشان ميں رهتے تهے حجر مذکور ميں بہت لوگوں کي قبريں هيں جو مسيلمه کذاب کي لڑائي ميں بدور خلافت ابوبکر صديق مارے گئے تهے *

بلاد عرب ميں کئي مقام کے نام سے موسوم هيں چنانچه حجر اشده اور حجر بني سليم ديار بني عقيل ميں اور حجر دوس جہاں دوس اور کنانه ميں لڑائي هوئي تهي *

دوسرے ايک جنگل بهي بلاد عذره اور غطفان ميں اور يمن ميں بهي کوئي مقام اِسي نام سے مشهور هی *

حجر سے مشرق کي طرف تيما ايک قصبه هی جسميں ايک قلعه هی قلعه تبوک سے بهي پرانا طی کي قوم اِسميں رهتي هی اُنکا ايک قلعه ابلق الفرد کے نام سے معروف هی جسے سموال بن عاديا يهودي نے بنايا هی *

تيما سے شمال مشرق کي طرف شهر ثعلبيه هی گرد اِسکے شهر پناه هی اور پاني يہاں بہت هی اور يهه حجاج عراق کي تہائي راه ميں واقع هی اور تيما سے جنوب شرقي کي طرف فيد ايک مقام هی جو نجد کے ملک ميں شمار کيا جاتا هی اور يهه مقام حجاج عراق کي نصف راه ميں واقع هی وه راه جو آجا اور سلمی کے قريب کوفه پر هوکر جاتي هی *

حجر سے بطرف مغرب مائل بجنوب بحر کے کناره پر مدين هی اِسميں ايک کنواں هی کہتے هيں که حضرت موسی نے اِس سے پاني پيا تها چنانچه سفر خروج کے (ص ۲) ميں لکها هی اُنہی کنوئيں کا نام

اهل عرب کے نزدیک یشعیب هی اور اِس سے جنوب شرقي کي طرف بحر کے قریب ینبع هی جہاں اولاد حسن بن علي بن ابي طالب رهتي تهي اور اِس سے ایک منزل کے فاصلہ پر بحر کے قریب ایک بندر هی جو اُسکا فرضہ کہلاتا هی اور قریب اسکے مشرق کي طرف جبل رضوي هی اِس پہاڑ سے حجرمس یعني سنگ خارہ لوگ دور دور ملکوں کو لیجاتے هیں *

اِس سے سات منزل کے فاصلہ پر شہر مدینہ هی جسکا نام اصل میں یثرب هی لیکن چونکہ لقب اُسکا مدینہ زیادہ مشہور هوگیا هی اِس لیئے وہ اِسي نام سے کہلاتا هی یہہ شہر کف دست میدان میں آباد هی اِس سے بطرف شمال جبل اُحد هی اور اُس سے جانب جنوب جبل عبر کہجور کے درخت اسمیں بہت هیں زمین اِسکي سیر حاصل نہیں هی اِس لیئے اکثر اشیاے ضروري یہاں مصر سے ینبع کي راہ آتي هیں باشندے اِس کے پندرہ هزار کے قریب هیں اکثر لوگ اُس کو مدینۃالرسول اور بعضے طیبہ بهي کہتے هیں مدینہ سے شمال کي طرف چالیس منزل کے فاصلہ پر خیبر هی اس میں یہودي بہت رهتے هیں یہہ لوگ نہایت مکار اور بد طینت اور بے وفا هیں مگر ان میں سے سموأل بن عادیا یہودي وفاداري میں ضرب المثل تها کہتے هیں کہ اولاً عمالقہ پہر بني عنزہ بن اسد بن ربیعہ یہاں کے حاکم تهے هوا یہاں کي نہایت خراب تهي ایک قسم کي تپ درد سر کے ساتهہ جسے حمی هالب کہتے هیں اکثر پیدا هوتي تهي کہجور یہاں اِس کثرت سے هوتي هی کہ لوگ اُس کو دور دور لیجایا کرتے هیں *

مدینہ سے جنوب شرقي کي طرف ایک رات دن کي راہ پر شہر نجار هی جو مدینہ کا فرضہ یعني پرمٹ کہلاتا هی عبدالملک بن اصمعي چاري احول وغیرہ اُسي کي طرف منسوب هیں *

اُس سے جنوب شرقي كي طرف ايک منزل پر ايک چشمہ هی جسکو بدر کہتے هيں اور اِسکے قريب ايک گانوٗں هی اُس کا بهي نام بدر هی جس ميں مسلمان اور اهل قريش مشرکين کے بيچ لڑائي هوئي تهي اور مسلمانوں نے فتح پائي يهہ لڑائي بہت مشہور هی اُسکو بدرالقتال اور بدرالموعد بهي کہتے هيں اسود بن زبيعہ بن مطلب بن نوفل قرشي جو مشرک تها اسي لڑائي ميں مارا گيا تها *

بدر سے جنوب شرقي كي طرف جحفہ ايک مقام هی جو اب ويران هی اِس کے اور مکہ کے بيچ ميں عسفان هی جہاں حجاج مصر اور شام ٹهرا کرتے هيں اِس کو مدرج عثمان بهي کہتے هيں *

مکہ سے مشرق كي طرف جبل غزوان کے بيچ ميں طائف هی يهہ مقام حجاز ميں نہايت سرد هی کيونکہ کبهي کبهي برف پہاڑ کي چوٹيوں پر گرتي هی اور پاني کو جماتي هی ميوے يہاں بہت پيدا هوتے هيں اُس کے قريب باغ بہت هيں اور بباعث اُن چشموں اور نديوں کے جو اس پہاڑ سے نکلي هيں خوب سرسبز رهتي هيں گلاب اور انگور بہت کثرت سے پيدا هوتا هی باشندے اِس کے قبيلہ ثقيف ميں سے هيں جسميں سے کليب بن يوسف ثقفي شام کا حاکم تها جو حجاج کے نام سے معروف تها ـــ يهہ قوم قيس عيلان ميں سے هی اور بعضے کہتے هيں کہ اياد ميں سے اور بعضے کہتے هيں کہ قوم ثمود ميں سے ايام جاهليت ميں طائف ميں ايک بت اُن کا تها جسکو لات کہتے تهے *

يمامہ اور تهامہ کے بيچ ميں شهر عکاظ هی جسميں هر روز بازار لگتا هی اور هرسال اطراف و جوانب سے عرب لوگ وهاں جمع هوا کرتے هيں اور باهم مشاعرہ اور خوشياں کيا کرتے هيں اور مهينے بيس روز تک وهاں رهتے هيں *

صنعاء بلاد عرب کے مشہور شہروں ميں سے يمن کا ايک قصبہ هی عرض شمالي اس کا (۲۱°۵) هی کہتے هيں کہ يهہ دمشق کي مانند هی

اور بسبب کثرت درختوں اور نہروں کے ہوا یہاں کی معتدل ہی بازار اس کا نہایت خوش قطع اور وسیع جنمیں خرید اور فروخت بہت ہوتی ہی زمانہ قدیم میں یمن کے بادشاہوں کا دارالسلطنت تھا اُن کا اُس کے قریب ایک عالیشان محل بنا ہوا ہی اُس کو غمدان کہتے ہیں ملک حبش نے بادشاہ سیف بن ذي یزن الحمیري سے اُسکو لے لیا تھا جسوقت میں کہ اُس نے یمن پر چڑھائی کی تھی *

صنعاء سے جنوب شرقي کي طرف شہر مآرب ہی جسکو شہر سباء بھي کہتے ہیں عبدالشمس سباء نے اس میں ایک دیوار بنائی تھی جسکے سبب سے بہت مدت سے سیلاب وہاں نہیں آیا تھا اس دیوار کے قریب بہت لوگوں نے مکانات بناکر بودوباش اختیار کي اتفاقاً ایک بار اِسقدر بارش ہوئي اور سیلاب آیا کہ وہ دیوار گر پڑي اور بہت مخلوق اُس کے صدمہ سے ہلاک ہوگئي اِس سیلاب کا نام سیل العرم ہی اِس کے سبب عربوں کے بہت سے قبیلے متفرق ہوگئے اِس کا ذکر پہلے بھي مذکور ہوچکا ہی *

اس کے اطراف میں پتھروں پر بخط حمیري جو حمیر بن سبا کي طرف منسوب ہی کتبے کھدے ہیں فی زماننا وہ خط کوئي نہیں پڑہ سکتا بعض کہتے ہیں کہ یہہ عاد اور ثمود کے وقت کے ہیں اور حمیر کي طرف اِس سبب سے منسوب ہیں کہ حمیر نے ثمود کو یمن سے نکال دیا تھا پس وہ حجر میں جاکر رہا *

صنعاء سے شمال غربي کي طرف صعدہ ہی یہاں کے چمڑے اور دباغت اِس کي مشہور ہی لوگ تجارت کے واسطے یہاں سے اور شہروں کیطرف لیجایا کرتے ہیں *

صنعاء سے مغرب کي طرف بحر احمر کے کنارہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر شہر زبید ہی اور اُس کا فرضہ یعني بندرگاہ علافقہ ہی جو بحر پر واقع ہی *

اس سے جانب جنوب بحر احمر کے کنارہ پر شہر مخا ہی جہاں کا بن یعني قہوہ مشہور ہی وہاں سے سوداگر اطراف میں لیجایا کرتے ہیں اصل قہوہ اِسي شہر کي طرف منسوب ہی لیکن عوام‌الناس غلطي سے مکہ کي طرف منسوب کرتے ہیں اور اُس کو قہوہ حجازي کہتے ہیں — یہہ شہر (۱۳°۲۰′۲۰) عرض شمالي اور (۴۳°۲۰′۲۰) طول شرقي میں واقع ہی مکانات اُس کے پختہ سنگین اور باشندے اُس کے پانچ ہزار کے قریب ہیں *

اس سے چار منزل اور صنعاء سے چھہ منزل پر بیت‌الفقیہ ایک مقام ہی قہوہ وہیں پیدا ہوتا ہی ہر چار طرف سوداگر وہاں آتے ہیں اور بن خرید کر لیجاتے ہیں *

بحر ہند کے کنارہ پر شہر عدن ہی یہہ شہر جہازوں کي لنگر گاہ ہی پہلے یہاں کي تجارت بڑي مشہور تھي لیکن اب اعتبار کے قابل نہیں رھي اس کے گردنواح کي زمین خشک خراب بھوڑ کي طرح کي ہی اب یہہ شہر اہل فرنگ کے ماتحت ہی اُن کے جہاز ہندوستان سے سوئیس کو اِسي راہ سے جاتے آتے ہیں *

جزیرہ سقوطرہ بھي یمن کے تابع ہی جہاں کا صبر سقوطري یعني ایلوا مشہور ہی اور یہہ سب شہر شاہ یمن کے ماتحت ہیں جو بڑا بادشاہ مستقل بنفسہ ہی *

شہر مسقط بلاد عمان کا قصبہ ہی باشندے اس کے ایک لاکھہ کے قریب ہیں *

احساء بلاد بحرین کا ایک قصبہ ہی جسمیں نہریں بہت ہیں اور چشمے گرم پاني کے وہاں جاري ہیں غوطہ دمشق کے قریب کھجور کے درخت بہت کثرت سے ہیں کہ لوگ یہاں سے کھجور یمامہ کیطرف لیجاتے ہیں اور گیہوں سے مبادلہ کر لاتے ہیں *

احساء سے شمال کي طرف خليج عجم کے کنارہ پر قطيف ايک مقام هی جهاں بحر سے موتي نکالے جاتے هيں اس ميں بهي کهجور کے درخت بہت هيں احساء ميں اور اُس ميں دو منزل کا فاصلہ هی اور بصرہ سے چهہ منزل کا اور کاظمہ سے چار منزل کا اُس کے قريب خليج عجم ميں بحرين کے کئي جزيرے هيں وهاں ايسے موتي نکلتے هيں کہ اُس کي مانند تمام دنيا ميں کہيں نہيں هوتے *

کاظمہ شہر ايلہ سے جانب جنوب خليج عجم کے کنارہ پر واقع هی بعضے اس کو عراق ميں جانتے هيں *

قصبہ احسا سے بطرف جنوب مائل بغروب شہر يمامہ هی يہہ شہر بہت بڑا هی نہريں اور کهجور کے درخت اس ميں بهي بہت هيں قريب اس کے ايک وادي هی جسکو خرج کہتے هيں اس وادي ميں بہت گانؤں آباد هيں گيہوں اور جو خوب پيدا هوتا هی يہہ شہر مسيلمہ کذاب کا هی جو بني حنيفہ ميں سے تها جسکا ذکر پہلے مذکور هوا *

اور بلاد عرب کے قديم شہروں ميں سے مہجم ايک شہر هی جو زبيد سے شمال شرقي کي طرف واقع هی اس ميں اور صنعاء ميں چهہ منزل کا فاصلہ هی *

اور سر زمين زبيد ميں جانب جنوب حصن نعر ايک قلعہ پہاڑ کي چوٹي پر هی يمن کے بادشاہ اِسي قلعہ ميں رها کرتے تهے *

صنعاء سے مشرق کي طرف جون کے کنارہ پر داخل بحر ميں شہر ظفار هی يہہ بلاد شحر کا ايک قصبہ هی جهاں هندوستان کے درخت مثل کهوپرہ اور پان وغيرہ کے بہت هوتے هيں اور هندوستان سے وهاں اشياے تجارت بهي جايا کرتي هيں *

ظفار سے شمال کي طرف رمال الاحقاف هی جو بلاد عاد ميں سے هی *

صعدہ کے شمالی طرف صنعاء سے دس منزل پر یمن کے شمالی پہاڑوں پر شہر بخران واقع ہی جو ھمدان بن کہلان بن سباء کی جاگیر میں تھا ایام جاہلیت میں اُن کا وہاں ایک بت تھا جسکو یعوق کہتے تھے *

اہل عرب کے اشعار میں پہاڑوں اور وادیوں اور باغوں کے نام بہت لکھے ہوئے ہیں جہاں وہ جاکر اوترتے اُسی کا ایک نام رکھہ دیتے پھر اُس کو کسی کے نام سے منسوب کردیتے مثلاً برقاء جندب برقاء شملیل اور برقاءالاجدین وغیرہ کہ قریب سولہہ ناموں کے برقاء کے نام پر ہیں اور علیٰ ھذاالقیاس برقہ کے نام پر قریب نوے مقاموں کے نام ہیں چنانچہ برقہ ثہدی برقہ احواذ اور برقہ اجدان وغیرہ اور ایسے ہی لفظ ذی پر جیسے ذی سلم ذی الغضا ذی قار اور ذی طلوع وغیرہ اور ایسے ہی لفظ ذات پر چنانچہ ذات الشیح ذات حرمل اور ذات عرق وغیرہ اور لفظ بطن پر چنانچہ بطن انف بطن مرد بطن آباد اور بطن الحر وغیرہ کہ قریب بیس مقام کے اسی نام سے ہیں لیکن اب اہل عرب میں اگلی سی فصاحت نہیں رہی اِس لیئے بہت سے مقامات کے نام بہی بہول بہال گئے ہیں *

پانچویں فصل

بلاد فارس غربی یعنی مملکت ایران کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ بلاد عجم فی زماننا تین ملکوں میں منقسم ہی ایران افغانستان اور بلوچستان *

ایران کو فارس بہی کہتے ہیں پس مملکت ایران افغانستان اور بلوچستان سے مغرب کی طرف ہی اگرچہ فارس ایک ضلع ہی اضلاع مملکت ایران میں سے لیکن اُس ضلع کے نام سے تمام مملکت کو بلاد فارس کہتے ہیں یہہ مملکت ان حدود اربعہ کے ساتھہ محدود ہی *

شمالاً کچھہ حصہ ارمینیہ اور گرجستان کا اور بحر خزر اور کچھہ بلاد تاتار جو مملکت مستقل ھی *

شرقاً افغانستان اور بلوچستان *

جنوباً بحر ھند اور خلیج فارس *

غرباً خلیج فارس اور عراق عرب اور کردستان اور کچھہ حصہ الجزیرے کا *

رقبہ اسکا پانچ لاکھہ میل مربع ھی اور باشندے اسکے ایک کرور بیس لاکھہ کے قریب ھیں ـــــ یہہ مملکت آتھہ ضلعوں میں منقسم ھی *

اول آذربیجان جو ارمینیہ گرجستان اور الجزیرے کے قریب ھی *

دوسرا گیلان جسکو گیل بھي کہتے ھیں اور یہہ مابین آذربیجان اور بحر خزر کے واقع ھی آذربیجان بطرف مغرب اور بحر خزر بطرف مشرق *

تیسرا مازندران جو گیلان سے مشرق کي طرف ھی اور بحر خزر سے جانب جنوب *

چوتھا بلاد جبل اسکو عراق عجم بھي کہتے ھیں یہہ آذربیجان اور مازندران سے جنوب کي طرف واقع ھی *

پانچواں خوزستان جو عراق عرب کے مشرق کي طرف واقع ھی *

چھتا فارس ھی یہہ خلیج فارس سے شمال مشرق کي طرف ھی *

ساتواں کرمان جو فارس سے مغرب کي طرف ھی اور بلوچستان اور افغانستان سے مشرق کي طرف اور کچھہ خلیج فارس اور کچھہ بحر ھند کے قریب ھی *

آتھواں خراسان جو شمالاً بلاد تاتار سے اور شرقاً افغانستان اور جنوباً کرمان اور غرباً فارس اور بلاد جبل اور مازندران سے محدود ھی *

خوزستان زمانہ قدیم میں مملکت بابل کا ایک حصہ تھا اور فارس مملکت خود مستقل تھي اور حصہ شمالیہ مملکت آثور کے ماتحت تھا پھر مستقل ہوکر قوي ہوگئي اِس مملکت کو مملکت مادي کہتے تھے بادشاہ فارس نے بادشاہ مادي کي لڑکي سے شادي کي اُس سے سنہ ۵۸۰ قبل از حضرت مسیح کے ملک فورس پیدا ہوا جو خسرو کے نام سے معروف ہی جسنے فارس اور مادي کو ایک مملکت کرلي سنہ ۳۳۰ قبل مسیح تک جب تک کہ سکندر نے داریوس پرفتح پائي یہہ دونوں ایک ہي مملکت رہي بعد وفات سکندر کے یہہ بلاد سلوقس میں ہوگئي پھر قبیلہ فرثیین حاکم ہوئے اور اُنھوں نے دوسري حکومت قایم کي اور روم کو بلاد فارس اور مادي سے نکالدیا اور یہہ سلطنت بعد سنہ ۲۶۰ ع کے فارسیوں میں ساساني بادشاہ ہوئے اور یہہ منسوب ہیں ساسان کي طرف جو بلاد خراسان کا ایک ضلع ہی اِس مملکت کے بادشاہ کسراے عجم کہلاتے تھے اُس زمانہ میں مابین شاہ ایران اور سلطان روم کے لڑائي ہوا کرتي تھي کبھي یہہ غالب ہوتے اور کبھي وہ آخرش مسلمانوں نے فتح پائي پہلي لڑائي قادسیہ کوفہ کے قریب ہوئي تھي جو عراق عرب سے مغرب کي طرف ہی بعدہ یہہ سلطنت تا قائم ہونے دولت سلجوقیہ کے سنہ ۱۰۵۵ ع تک خلفاء کے ماتحت رہي لیکن درمیان میں سلاطین سامانیہ نے قبل از قیام دولہ سلجوقیہ کے ماوراءالنہر کو لےلیا تھا اِس لیئے دولت اسماعیلیہ قوي ہوگئي تھي بعدہ تاتاریوں کا جمیع بلاد پر تسلط ہوگیا اب بھي اُسي خاندان کي سلطنت ہی اور مسکوب یعني روس نے بھي اس مملکت میں سے کئي ملک وسیع جہات گرجستان اور اطراف شمالي آذربیجان وغیرہ میں سے دبا لیئے اِس لیئے یہہ مملکت نسبت سابق کے کم رہ گئي *

زمین اِس مملکت کي بہ نسبت سطح سمندر کے بہت بلند ہی اور پہاڑ اور وادیاں اور دشت بھي اِسمیں بہت ہیں اسکے سلسلہ جبال

میں سے ایک وہ سلسلہ هی جو گیلان اور مازندران میں واقع هی اور سلسلہ کوہ کردستان جو جنوب شرقي کي طرف سے شروع هوکر خوزستان اور فارس اور کرمان پر سے هوتا هوا چلا گیا هی اور سلسلہ جبال عراق عجم وغیرہ بهي أسي سلسلہ کا تکڑا هی اور ایسے هي اِس ملک میں جنگل اور صحرا بهي بڑے بڑے وسیع هیں زمین آنکي شور ریتیلي هی ازانجملہ صحراے رمل اسود هی جو خراسان سے شمال شرقي کي طرف واقع هی اور صحراے خراسان جو صحراے کرمان کے متصل هی — رقبہ ان دونوں صحراؤں کا ایک لاکهہ چالیس هزار میل مربع هی اِنکے اتنے طول طویل هونے سے کوئي آنکے بیچمیں هوکر نہیں گذرسکتا ایک ملک سے دوسرے ملک کے جانے والے آسکے گرد پهرکر بڑي مشقت سے جایا کرتے هیں اِس صحراء میں نمکین بحیرے بهي کئي ایک هیں ازانجملہ ایک بحیرہ ارمیہ هی جو آذربیجان سے شمال غربي کي طرف واقع هی طول اِس بحیرے کا نوے میل اور عرض بتیس میل هی مگر عمق یعني گهرائي اسکي چار هاتهہ سے زیادہ نہیں هی — وہ پہاڑ جو اسکے گرد و نواح میں هیں اُنمیں سے قریب چودہ ندیوں کے نکلکر اِس بحیرہ میں آکر ملي هیں اُس مقام پر اِس بحیرہ کا پاني بهي بتیس فٹ کے قریب اونچا آتهتا هی کہتے هیں کہ اسکا پاني بحیرہ لوط کي مانند کهارا اور کڑوا هی مچهلیاں اسمیں زندہ نہیں رہ سکتیں اُس مقام کو بحیرہ تلا کہتے هیں ٭

فارس سے مشرق کي طرف ایک اور بحیرہ هی طول اُسکا ساٹهہ میل هی علاوہ انکے اور کئي بحیرے هیں جیسے بحیرہ شیراز وغیرہ مگر آنکے ذکر کي کچهہ حاجت نہیں هی ٭

بحیرہ ارمیہ کے قریب ایک ایسا حوض هی کہ پاني اُسمیں کچهہ مدت تک رهنے سے پتهر هو جاتا هی اور اُس پتهر کو رخام تبریزي کہتے

هیں مگر اُسمیں سے بجز شاہ ایران کے یا جسکے واسطے کہ اِجازت ہو کوئي اوٗر لے نہیں سکتا *

بیان رودھاے بلاد ایران

اِس بلاد کي ندیوں میں سے ایک رود قزل‌اذران هی جو جبل عراق عجم میں سے نکلي هی اور شمال کي طرف بہتي هی پھر مشرق کي طرف پھرکر بحر خزر میں گرتي هی طول اِسکا اپنے پیچ کے سمیت چار سو میل هی *

رود قرصو اسکو اهل عرب نہر هود اور دجلہ احواز کہتے هیں یہہ بهي جبل عراق عجم میں سے نکلي هی اور جبال خوزستان میں سے گذرکر دجلہ میں جاکر گرتي هی *

رود نهاوند یہہ بهي جبل عراق عجم میں سے نکلکر جانب جنوب مائل بغروب بہتي هوئي بصرہ کے اوپر فرات میں جاکر ملي هی *

رود طاب شیراز مغرب کي طرف کے ایک پہاڑ سے نکلکر خلیج فارس میں جاملي هی طول اسکا ۱۸۰ میل هی *

رود قارون بلاد خوزستان میں سے گذرتي هوئي راس خلیج فارس میں چھہ مہانہ کے ذریعہ سے ملي هی — یہہ ندي دو ندیوں سے مجتمع هی ایک مغرب کي طرف سے آئي هی جسکا اشارہ نبوت دانیال کے (ص ۸ عـــ ۲) میں لکھا هی یاب سوسان قصبہ عیلان پر بہتي هی *

جو ندیاں کہ بحر خزر میں ملي هیں بہ سبب قریب هونے پہاڑوں کے کنارہ بحر سے بہت چھوٹي هیں اور وسط بلاد میں بہت سي ندیاں هیں جو بحروں میں گرتي هیں *

بیان هواے مملکت ایران

هوا یہاں کي اکثر مختلف هی اطراف بحر خزر میں سے نہایت مرطوب کہ اگر کیسي هي گرمي هو لیکن تھوڑي سردي سے بدرجہ کمال سرد هوجاتي هی اِسي سبب سے اُن اطراف میں مرض

نقرس اور استسقا اور امراض عین بہت لاحق ہوتے ہیں اور جہات متوسطہ میں بباعث بلندي اُس مقام کے فصل شتا میں سردي بہت ہوتي ہی چونکہ اِسمیں صحرا بہت ہیں اِس سبب سے ایام صیف میں گرمي بھي نہایت ہوتي ہی یہاں تک کہ شہر کے باشندے مارے گرمي کے شہر چھوڑ کر کسي اَور طرف کو چلے جاتے ہیں اور آخر ایام گرما اطراف اصفہان میں تپ بہت عارض ہوتي ہی لیکن ہمدان اور شیراز کي ہوا بہ نسبت تمام مملکت ایران کے اچھي ہی اور اطراف خلیج فارس اور بحر ہند کي ہوا بہت گرم ہی اور اکثر وہاں لو چلتي رہتي ہی *

بیان زمین مملکت ایران

اکثر زمین اِس مملکت کي سیر حاصل نہیں اور اطراف اصفہان اور ہمدان اور شیراز میں دشت پر فضا اور سبزہ و نباتات وہاں کے جو ندیوں کي بدولت سرسبز و سیراب رہتي ہیں نہایت فرحت افزا ہیں ـــ زمین آذربیجان کي اچھي ہی اور علیٰ ہذا القیاس شمالي خراسان کي بھي ـــ اِن بلاد میں اکثر میوجات جیسے انجیر انار زردآلو بادام خرما دراقن اورانواع و اقسام کے خربزے اور تربوز بھي اور انگور ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں خربزہ بیس قسم کا ہوتا ہی اور انگور چودہ قسم کا خرما یہاں کا مشہور ہی *

حاصلات یہاں کي بھنگ تمباکو افیون تل ریوند ترنگبین زعفران روئي مصطگي اور بعض قسم کے گوند خوشبودار ہیں ـــ گیلان اور مازندران میں باغ بہت ہیں اور اُنکے قریب کے پہاڑوں سے جو ندیاں نکلي ہیں اُن سے اُنمیں پاني پہونچتا ہی لیموں چنبیلي اور شہتوت بہت ہوتے ہیں گیلان کے باشندے حریر کي تجارت کي بدولت غني ہیں مگر مازندران میں حریر بہت کم ہی *

بیان حیوانات اور معدنیات بلاد ایران

گھوڑا یہاں کا عربي ترکي اور ھجنی سے بھي اچھا ھوتا ھی باشندے یہاں کے خچر اور گدھے بہت پالتے ھیں گائیں وھاں کي چھوٹي ھوتي ھیں مگر بکریاں بڑي بڑي اطراف کرمان کي بکریوں کا اون بہت عمدہ ھوتا ھی چنانچہ کشمیري دوشالوں کي مانند اُسکے دوشالے بُنے جاتے ھیں جنگل میں یہاں کے گورخر بھیڑیا چیتا لومڑي اور سوٌر وغیرہ بہت ھیں اطراف بحر خزر میں بلي ھوتي ھی بہت عظیم الجثہ اور یہاں کے بیابانوں میں ھرن اور کئي طرح کے پرندے اکثر ھیں بحر خزر اور انہار مازندران اور خلیج عجم میں مچھلیاں بہت ھیں *

اِس ملک میں نمک بہت ھوتا ھی بلکہ بباعث شوریت کے اکثر زمین اسکي خراب پڑي ھی — تانبا جبال کرمان اور مازندران میں رانگہ اور گندھک کرمان اور فارس میں لوھا آذربیجاں میں رانگہ چاندي تانبا اور فیروزہ اُن پہاڑوں میں جو بحر خزر کے گرد و نواح میں ھیں سنگ رخام (یعني سنگ مرمر) طراف ھمدان میں نفط شیراز اور بوشہر میں ھوتا ھی *

کرمان میں ایک جگہہ غار ھی کہ اُس سے ایک قسم کا تیل ٹپکتا ھی اُسکو موميائي کہتے ھیں یہہ غار ھمیشہ بند رھتا ھی سال بھر میں ایک مرتبہ کھولا جاتا ھی اور جسقدر کہ اُسمیں سرخ رنگ مانند دانہ انار کے ٹپکا ھوتا ھی اُسپر مہر لگاکر خزانہ شاھي میں رکھا جاتا ھی جمیع امراض کے واسطے وہ مانند تریاق کے ھی اور سونے سے بھي زیادہ قیمتي ھی اور موميائي خراسان میں بھي بعض بعض مقامات میں دستیاب ھوتي ھی *

بیان مصنوعات مملکت ایران

حریر اور مخمل مشہد اور اصفہان اور تبریز میں بُنا جاتا ھی اور دري قالین اور شالیں وغیرہ کرمان خراسان اور آذربیجان میں

اور زین وغیرہ ھمدان میں اور زرین کپڑا کاشان اور اصفہان میں اور باقی سوتی کپڑے کئي جگھہ بنے جاتے ھیں ھتیار لوھے اور فولاد کے شیراز میں بنتے ھیں شراب شیراز کی بہت عمدہ ھوتي ھی نیل اور ریشم اور شکر روس اور ھندوستان سے اور بکري کے چمڑے بخارا سے اور بن یعني قہوہ بلاد عرب سے لوگ وھاں تجارت کے واسطے لیجاتے ھیں *

احکام یہاں کے حکومت شاھي کے طور پر ھیں اکثر لشکر وھاں کا غیر منتظم ھی سواے دو ھزار پیادہ اور نو ھزار چار سو سواروں کے کہ اطراف آذربیجان میں روس کے مقابل میں ھیں اور باقي جو قریب تیس ھزار کے ھی سب غیر منتظم آمدني سالانہ اِس مملکت کي زر اراضي اور خراج اور جزیہ سب ملا کے بیس کرور کے قریب ھوگي *

باشندے اِن بلاد کے مجوسي یعنی فارسي آتش پرست اور تاتاري ترک اور اکراد مختلف الاصول ھیں مگر اب اھل اسلام میں سے شیعہ بہت ھیں اور کچھہ صوفي مذھب اصل باشندے یہاں کے مجوسي جو مذھب زردشت کے پیرو تھے کچھہ انمیں کے اطراف یزد میں خراسان کے جنوب قریب چار سو کے باقي ھیں جنکا پہاڑ پر آتشکدہ بنا ھوا ھی اُسمیں آگ کو محفوظ رکھتے ھیں اِس بلاد میں نصاري قوم ارمن نساطرہ اور یعاقبہ بھي ھیں اور اکثر نساطرہ آذربیجان میں اور اطراف ارمیہ اور جبال کردستان میں رھتے ھیں *

یہاں کے شاعروں میں سے حافظ شیرازي اور سعدي شیرازي اور فردوسي طوسي اور کشاجم مشہور ھیں بعض بادشاھوں نے علم کے منتشر کرنے میں بہت کوشش کي چنانچہ سلطان ھلاکو خاں نے مراغہ میں (جو توابعات آذربیجان میں سے ھی) ایک رصد بنوائي تھي جسپر نصیرالدین طوسي مشہور معروف فاضل کو مقرر کیا تھا اور طوسي طوس کي طرف منسوب ھی جو بخارا کا ایک قریہ ھی سیوطي نے کتاب النسب میں لکھا ھی کہ امام محمد غزالي بھي یہیں کے تھے *

ملک ایران کے شہروں کا بیان

آذربیجان سے شمال غربی کی طرف شہر خوے ہی یہاں کا دیبا جو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہی بہت مشہور ہی باشندے اسکے پچیس ہزار کے قریب ہیں *

اِس سے جانب جنوب اور بحیرہ ارمیہ سے بطرف مغرب ایک منزل کے فاصلہ پر شہر ارمیہ ہی اور گرد اسکے جبال نساطرہ ہیں اِس شہر کے باشندوں میں سے اکثر عیسائی ہوگئے ہیں کہتے ہیں کہ زردشت جو مجوسیوں کا پیغمبر ہی اِسی شہر کا تہا باشندے اسکے دوہزار کے قریب ہیں *

بحیرہ ارمیہ سے مشرق کی طرف شہر مراغہ ہی باغات اسمیں بہت ہیں سلطان ہلاکوخاں نے بعد فتحیابی کے اسماعیلیہ پر اِسی شہر میں بود و باش اختیار کی تہی باشندے اسکے پندرہ ہزار کے قریب ہیں اکثر اہل فن اِس شہر کی طرف منسوب ہیں — منقول ہی کہ زمانہ سابق میں یہہ ایک گانوں تہا وہاں لید گوبر بہت پڑا رہتا تہا اور گدھے چارپائے لوٹا کرتے تہے ایک وقت بادشاہ مروان بن محمد کا اُسپر گذر ہوا اسنے وہاں شہر آباد کرکے اُسکا نام مراغہ (یعنی گدھے لوٹنیکی جگہہ) رکھا — یہاں ایک ٹیلے پر ہلاکوخاں مذکور کا مرصد بنا ہوا ہی جسکے متولی نصیرالدین طوسی اور اُنکے معاون موئدالدین عرضی اور محی الدین مغربی تہے *

آذربیجان سے مشرق کی طرف اُس پہاڑ کے قریب جو اردبیل اور گیلان میں فاصل ہی شہر اردبیل آباد ہی یہہ زمانہ قدیم میں آذربیجان کے بڑے شہروں میں سے تہا اُس کے قریب ایک بلند پہاڑ سیلان ہی برف اس پر ہمیشہ جمی رہتی ہی *

اس سے جانب جنوب مائل بغروب شہر میانہ ہی جسکو میانج بہی کہتے ہیں اِس کی طرف بہی اکثر علماء اور فقہاء منسوب ہیں *

مراغہ سے بطرف شمال (۴۶''۱۷'۵۴۷) طول شرقي اور (۱۰''۵'۵۳۸) عرض شمالي میں شہر تبریز ہی بلاد عجم کے شہروں میں سے یہہ شہر دولت اور تجارت میں مشہور تھا ۲۵۰ مسجدیں اور بہت سے مدرسے اور مکتب اس میں آباد تھے لیکن اب متواتر لڑائیوں کے ہونے سے اُس عظمت پر نہیں رہا ہی اکثر علماء جیسے امام ابوذکریا یحي تبریزي شارح دیوان حماسہ اِس کي طرف منسوب ہیں وہاں ایک غوطہ نہایت اچھا بنا ہی *

ہمدان کے قریب بلاد جبل میں ایک مقام ہی ماوشان جو بہت سرسبز اور سیراب ہی *

شہر قم یہہ شہر (۲۹'۵۵۰) طول شرقي اور (۳۵'۵۳۴) عرض شمالي میں واقع ہی کہتے ہیں کہ یہہ شہر سنہ ۸۲ ہجري میں آباد ہوا اُس میں سات گانؤں تھے قریب قریب پس سب ملکر ایک شہر آباد ہوگیا اس میں پستہ اور بُندق وغیرہ بہت پیدا ہوتا ہی اور یہہ پہاڑوں کے بیچ میں ایک اچھي مرغزار میں واقع ہی *

شہر کرمان جسکو قرمیسین بھي کہتے ہیں بلاد جبل سے بطرف مغرب ایک دشت آباد اور سرسبز و شاداب میں آباد ہی یہہ عراق عجم کے بڑے شہروں میں سے شمار کیا جاتا ہی محیط اِس شہر کا قریب تین میل کے ہی باشندے اس کے تخمیناً ایک لاکھہ بیس ہزار کے ہیں اقسام میوہ اور زعفران یہاں بہت پیدا ہوتا ہی تانبے کي توپیں اور اَوْر ہتیار اور فرش اور سوتي کپڑے یہاں اکثر بُنے جاتے ہیں *

بلاد جبل سے بطرف شمال اُس ندي پر جو دریاے قزل اذران میں گرتي ہی حد آذربیجان پر شہر زنجان آباد ہی باشندے اس کے دس ہزار کے قریب ہیں *

بلاد جبل کے وسط میں دامن کوہ الوند پر شہر ہمدان واقع ہی اس میں نہریں اور باغ باڑیاں بہت ہیں کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں

اُس کا نام اکتبانا تھا یہہ بہت بڑا شہر تھا سات شہر پناہ ہیں اس میں تھیں گردا گرد ایک دوسرے کے کہ ہرایک شہر پناہ بیرونی شہر پناہ اندرونی سے کچھہ بلند بنی ہوئی ہی باشندے اُس کے چالیس ہزار کے قریب ہیں اور چھہ سو یہودیوں کے بھی گھر ہیں یہہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہاں استیر اور مرد خاے کی قبر ہی اکثر علما اور شعرا مثلاً ابن خلوف ہمدانی شاعر اور شیخ احمد بن حسین بدیع الزمان جو مقامات حریری والے سے پہلے تھا اس کی طرف منسوب ہیں چونکہ یہہ شہر بلاد کوہستان میں واقع ہی اِس سبب سے شاہ ایران ایام گرما میں یہاں آکر رہا کرتے تھے *

اصل دارالسلطنت یہاں کا شہر تخت جمشید ہی جسکو چہل منار بھی کہتے ہیں یہہ شیراز سے شمال کی طرف ہی اور اصفہان اور ہمدان سے جانب جنوب اکثر مکانات اِس کے شکستہ ہوگئے ہیں خصوصاً منار جو ایک بلند چبوترے پر بنے ہوئے ہیں اِس چبوترے پر چڑھنے کی ایک سو چار سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اور اُس پر منار بہتر بہتر فٹ بلند بنے ہوئے ہیں جنکی انتہائے بلندی سطح زمین سے ایک سو چہتر ہی اُس کی چار دیواری اور مکانات کی چھتیں بھی ٹوٹ گئی ہیں *

ہمدان سے جنوب کی طرف نہاوند ہی جو ایک پہاڑ پر واقع ہی نہریں باغ اور میوے اس میں بھی بہت ہیں حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں مسلمانوں اور مجوسیوں میں یہاں ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی (۳۰°۳۵′) عرض شمالی اور (۵۱°۲۲′۳۰″) طول شرقی میں اُس پہاڑ پر جو بلاد جبل اور مازندران میں فاصل ہی شہر تہران آباد ہی عجم کے بادشاہ اکثر اس میں رہا کرتے تھے مگر موسم گرما میں ہوا وہاں کی خراب ہوتی ہی اِس لیئے اِس موسم میں باہر چلے جایا کرتے تھے باشندے اِس کے قریب نوے ہزار کے ہیں *

شہر اصفہان (۳۳٬۳۹٬۵۲) عرض شمالي اور (۳۷٬۳۳٬۵۱) طول شرقي میں واقع هی کہتے هیں که اس مقام پر دو شہر تھے ایک کا نام جي تھا اور اُس کو شہر سنان بهي کہتے تھے اور دوسرا یہودیه اُسکا نام اِس سبب سے یہودیه تھا که جب بخت نصر نے یہودیوں کو بابل سے نکالا اُن کے واسطے اِس مقام پر مکان بنوائے پس جي ویران هوگیا اور یہودیه باقي رها اُس کا نام اصفہان رکھا گیا اور بعضے کہتے هیں که جي وہ مقام هی جسمیں بدعت اول ظاهر هوئي اصفہان زمانه قدیم میں دارالسلطنت تھا چنانچه اب تک اس میں مکانات سنگین نہایت عمدہ موجود هیں لیکن اب اُس عظمت پر نہیں رها باشندے بهي اُس کے کم قریب ساٹھه هزار کے رہ گئے هیں اِس شہر کي طرف بهي اکثر عالم جیسے امام ابوالفرج علي بن حسین صاحب کتاب آغاني منسوب هیں *

اصفہان کے مشہور قریوں میں سے قریه راوند هی اُس کي طرف بهي بعض عالم منسوب هیں *

بلاد جبل کي جانب شمال کو جسکو بلاد دیلم کہتے هیں تہران سے شمال غربي کي طرف (۱۵٬۳۳٬۴۹) طول شرقي اور (۱۱٬۳۶) عرض شمالي میں شہر قزوین آباد هی اُس کو قزمین بهي کہتے هیں چنانچه اُس کے قرب کے باعث سے بعضے بحر خزر کو بحر قزمین بهي کہتے هیں زمین اُس کي بہت اچھي هی صرف بارش کے پاني سے زراعت هوتي هی باشندے اُسکے چشموں کا پاني پیتے هیں انگور کے درخت اور اَور اشجار بہت هیں اکثر علما اس کي طرف بهي منسوب هیں چنانچه شیخ محمد قزویني مصنف کتاب عجائب المخلوقات اور کتاب اثارالبلدان اور کتاب تلخیص المفتاح جو علم بیان میں هی *

شہر قاشان یہه شہر قم سے جنوب غربي کي طرف واقع هی یہه بہت بڑا شہر هی باشندے اُس کے تیس هزار کے قریب هیں *

اب هم بترتیب صوبجات مرقومه بالا هر ایک صوبه کا مشهور شهر بیان کرتے هیں *

اولاً صوبه آذربیجان میں طبریز جو قسطنطنیه اور طرابزون کے قافلوں کي بهت بڑي تجارت گاه هی خصوصاً اُس میں ریشمیں کپڑے کي خرید و فروخت بهت هوتي هی اور صوبه کردستان میں کرمان شاه اور خوزستان میں وزفل اور شوستر اور فارس میں شیراز اور بندر ابو شهر میں (جو خلیج فارس پر هی) چهل منار جو دارالخلافت قدیم هی اور بعضے قدیم شهروں کے کهنڈر بهي اُس صوبه میں هیں اور صوبه لارستان میں لار اور تارون اور صوبه کرمان میں شهر کرمان اور بندر بگرون اور صوبه خراسان میں هرات جسکا حاکم پهلے خود مستقل تها اب امیر کابل کے تحت تصرف میں هی اور مشهد *

عراق عجم میں اصفهان هی جو اس مملکت کے اور شهروں کي به نسبت زیاده تر آباد هی اور تهوڑا عرصه گذرا که یهه دارالامارت اِس مملکت کا تها چنانچه باشندے اِس کے تخمیناً دو لاکهه هیں *

صوبه طهران میں طهران جو دامن کوه البرز پر واقع هی في زماننا دارلخلافت یهي هی باشندے اس کے ایک لاکهه تیس هزار کے قریب هیں لیکن موسم گرما میں بسبب خراب هونے هوا کے نصف کے قریب اور شهروں میں چلے جاتے هیں شهر یزد اور کاشان اور همدان اِسي صوبه میں واقع هیں *

صوبه جیلان میں شهر رشد که بڑي مشهور تجارت گاه هی اور لهجان *

صوبه مازندران میں شهر ساري جو اِس صوبه کي دارالامارت هی اور شهر عمول اور ابوالفرش یهه بڑي تجارت گاه اور نهایت آباد هی اور شهر مشهد یهي اسي صوبه میں هی *

صوبہ استرآباد میں شہر استرآباد جو اِس صوبہ کی دالحکومت
هی چنانچہ شہر هاے رشد اور ساری اور عمول اور ابوالفرش اور
استرآباد کہ بحیرہ کسپین کے جنوبی گردنواح میں واقع هیں ان میں
اور روس میں بذریعہ جہازوں کے خوب خرید و فروخت هوتی هی بلکہ
اکثر دخانی جہاز بھی جاری رهتے هیں *

واضح هو کہ هرایک صوبہ میں پادشاہ کی طرف سے ایک ناظم
مقرر هی اِس تمامی مملکت میں سے تیس لاکھہ باشندوں کے قریب
خانہ بدوش هیں باقی سب کشتاری اور پیشوں میں مشغول رهتے هیں
یہہ لوگ نہایت خلیق اور خوش مزاج اور چرب لسان هرتے هیں لیکن
باوصف اس کے فریبی اور دروغ گو بھی هیں اکثر شہر اِس مملکت کے
بباعث غلاظت وغیرہ کے خراب هیں کل باشندے اس کے تخمیناً ایک
کرور باعتبار وسعت کے بہت کم هیں اِس سبب سے کہ وسط فارس اور
عراق عجم اور خراسان کی زمین سیر حاصل نہیں هی طول اس کا
بارہ سو میل اور عرض پانسو میل هی کل رقبہ پانچ لاکھہ میل
مربع هی *

بلاد فارس شرقی یعنی افغانستان اور بلوچستان کا بیان

حدود اربعہ اِس کے یہہ هیں شمالاً کوہ پروپامیشن اور شرقاً رود سندھہ
جنوباً بحر هند اور غرباً ایران بیچ میں اُس کے ریگستان هی جو ایران
سے رودہ سندھہ تک چلا گیا هی *

اس سے بطرف شمال افغانستان اور جانب جنوب بلوچستان
رود سندھہ اِسی ریگستان سے نکلا هی رقبہ ان دونوں ملکوں کا تین لاکھہ
پچاس هزار میل مربع هی *

افغانستان کا بیان

باشندے اس کے ساتھہ لاکھہ هیں پہاڑ اِس ملک میں بہت هیں
کوہ همالیہ کی ایک شاخ بھی هی اس میں سے هوکر گذری طرز حکومت

اس کي بطور طوائف‌الملوک کے هی صوبجات اور ریاست کا بندوبست کچهه نہیں هی هرایک گانوں اور شہر کا حاکم مستقل هی آپس میں اُن کے لڑائیاں بهي هوتي رهتي هیں لیکن سب میں سے امیر کابل بڑا حاکم هی باشندے اس ملک کے شجاعت میں مشہور هیں *

اطراف شمالي کے بڑے اور مشہور شہروں میں کابل جلال آباد اور پیشاور هیں لیکن پیشاور اب تحت حکومت سرکار گریٹ برٹن کے هی *

کابل سے جانب جنوب غزنین هی اس میں ایک قلعه بہت مستحکم بنا هوا هی *

غزنین سے بطرف جنوب قندهار هی اور حد غربي پر فراۃ نگر دارالامارۃ ان سب کي کابل هی اطراف جنوبي کے باشندے بباعث متصل هونے ریگستان کے خانه بدوش هیں صنعت اُن کي سواے پشمینه اور ریشم کے اور کچهه نہیں هی چونکه آب و هوا یہاں کي معتدل هی اِس سبب سے میوے کثرت سے پیدا هوتے هیں اکثر میوہ فروش هینگ انگور وغیرہ وهاں سے لاکر هندوستان میں فروخت کرتے هیں اور دهوسے اور دوشالے بهي لاتے هیں *

باشندے کابل کے ساتهه هزار هیں اس میں بهي ایک قلعه نہایت مستحکم هی جسکا نام بالاحصار هی شہر مذکور بلند زمین پر آباد هی جو به نسبت سطح سمندر کے چهه هزار پانسو فت عموداً بلند هی بازار یہاں کا نہایت وسیع اور بہت خوش قطع آمدورفت افغانستان سے هندوستان کودو گهاتیوں کي راہ‌سے هی ایک نام درۂ خیبر هی جسکا طول تیس میل کا هی اس سے جنوب و مشرقي درہ بولان هی جو ساتهه میل کا طویل هی کل باشندے اس کے سنت جماعت هیں اهل فارس سے بسبب تعصب مذهبي کے بہت دشمني رکهتے هیں اور یہود اور نصارے سے اسقدر تعصب نہیں کرتے هیں اور اپنے آپ کو یہودا کہتے هیں اور

کہتے ہیں کہ بخت نصر بادشاہ نے ہمکو بابل سے اِس ملک میں لاکر بسایا ہی *

ملک افغانستان کی حد شمالی پر کشمیر بلخ اور ہرات واقع ہیں اگرچہ یہہ خود مستقل ہیں لیکن تاہم کچھہ افغانستان کے ماتحت ہیں *

بلوچستان کا بیان

یہہ قطعہ صحراء مذکورہ بالا کے فاصل ہونے کے باعث افغانستان سے جدا ہی طرز حکومت اسکی افغانستان سے بھی بدتر ہی اور بطور افغانستان امیر اور خان اور سرداروں کے زیر حکومت ہی اور یہہ سات ضلعوں میں منقسم ہی کلات سراوان کچھ گنداوا جھالوان لس‌بیلا اور مکران اور کوہستان اگرچہ ہر ایک ضلع کا خان خود مستقل ہی لیکن یہہ سب کلات کے خان کے تابع ہیں چنانچہ اِسی لحاظ سے ضلع کلات دارالخلافت اِس ملک کی تصور کیا جاتا ہی اگرچہ راہ و رسم و دین و مذہب میں مثل افغانوں کے ہیں لیکن وحشت اور خونریزی میں اُنسے بھی زیادہ ہیں اکثر باشندے اِسکے صرف بھیڑ اور اُونٹ کے پالنے اور راہ زنی کرنے اور ڈاکہ ڈالنے سے اپنی گذر اوقات کرتے ہیں اور یہہ سب دو قومیں ہیں سمت مشرق قوم براہو اور بطرف مغرب قوم بلوچ *

حاصلات اس ملک کی گھی چمڑے اُون اور بعض دوائیں اور خشک میوے وغیرہ ہیں جو شخص انسے امن چاہے اور مسلوک ہو اُس سے وفاداری اور نمک حلالی سے پیش آتے ہیں اگرچہ چوری اور جھوٹ کو معیوب جانتے ہیں لیکن بڑے قوم کے ہلاک کرنے اور شہر کے لوٹنے میں مستعد رہتے ہیں *

رقبہ اسکا ایک کرور پچاس لاکھہ میل مربع ہی اور باشندے اسکے تخمیناً بیس لاکھہ آدمی ہیں *

شہر کلات جو اسکا دارالخلافت هی ایک پہاڑ پر آباد هی اور تخمیناً آتهه دس هزار فت بلند — باشندے اسکے بیس هزار کے قریب هیں اهل فرنگ نے سنه ۱۸۲۹ ع میں اور دوباره سنه ۱۸۴۱ ع میں اسکو لیا تها مگر پهر چهوڑ دیا — زمین اسکي کوهستاني هی یا جنگل اور میدان کشتکاري یہاں بہت کم هوتي هی صحراؤں میں گرمي بشدت هوتي هی *

چهٹي فصل

هندوستان کے بیان میں

مملکت هندوستان سے وه قطعه مراد هی جو شمالاً کوه همالیه سے جنوباً بحر هند تک اور شرقاً برم پتر سے غرباً تا رودسنده اور سلسله کوه سلیماني تک محدود هی اور یهي سلسله کوه سلیمان کا درمیان هندوستان اور افغانستان کے فاصل هی *

یهه قطعه (۷° ۵۷') عرض شمالي سے لیکر (۳۵°) درجه تک اور (۹۷°) درجے طول شرقي سے لیکر (۹۲°) درجه تک واقع هی چنانچه نهایت طول و عرض اسکا تقریبا اتهاره سو میل هی اور رقبه ایک کرور چهیالیس لاکهه تین هزار دوسو باره میل مربع هی — کل باشندے اسکے تخمینا اُنیس کرور هیں *

طرز حکومت اِس مملکت کي چار طور پر هی — ایک یهه که اکثر شهروں میں خاص نظم و نسق سرکار دولتمدار انگریز بهادر کا هی دوسرے یهه که بعضے شهر ماتحت حکومت حکام و روساے والا مقام هیں لیکن وے رئیس تابع اور فرمان پذیر سرکار انگریز کے هیں تیسرے ممالک اسکے خود مستقل هیں چنانچه کشمیر بوتان اور نیپال — چوتهے یهه که بعضے مقامات ماتحت حکومت غیر سرکار کے هیں جیسے چندرنگر اور گوهه که شاه فرانس اور پورتگیز کے ماتحت هی حاصل یهه که خاص سرکار انگلشیه کے ماتحت حکومت کے باشندے تیره کرور هیں اور دوسرے رئیسوں کے ماتحت حکومت چار کرور پچاس

لاکهه — غرض که تمام مملکت میں تین خمس پر سرکار انگریز کا تصرف هی اور باقي پر اور رئیسوں کا مگر وے بهي تابع فرمان دولت انگلشیه هیں اور کل باشندوں میں سے نوعشر هندو اور ایک حصه اور اقوام مختلف مثلاً مسلمان یهود عیسائي اور فارسي وغیره هیں — هندوؤں میں سے قوم برهمن راجپوت اور سکهه زیاده تر مشهور هیں *

سلسله کوه همالیه هندوستان کے آؤر پهاڑوں کي نسبت بهت طول اور بلند اور وسیع هی چنانچه حدود چین سے کشمیر تک برابر هزار میل لنبا هی اور اوسط بلندي اُسکي عموداً بائیس هزار فت بلکه بعض ٹیلے اِسکے عموداً پانچ میل تک بلند هیں — یهه سلسله چهه سلسلوں سے مرکب هی جو برابر برابر مشرق سے بطرف مغرب مائل بشمال چلے گئے هیں اور مابین انکے صرف گهاٹیاں فاصل هیں ازانجمله بیچمیں کا سلسله نهایت بلند اور برف کا محل هی اور اسکے دونوں طرف کے سلسلے بلندي میں کم هوتے گئے هیں اور رود برم پتر کے مهانه سے لیکر تاجنوب هندوستان راس کماري تک خلیج بنگال واقع هی اور اِسکے حد غربي پر راس کماري سے تا مهانه رود سنده بحر عرب هی *

یهه تمام قطعه بشکل مثلث هی جسکے دو ضلعوں کو پاني محیط اور ایک طرف کا قاعده پهاڑوں سے محدود هی *

خلیج بنگال کے کناره پر کوئي جگهه قابل لنگرگاه جهازوں کے نهیں هی مگر حد غربي پر ایک بمبئي نهایت رونق‌دار اور مشهور لنگرگاه هی اور رود نربده کے مهانے سے سمت شمال خلیج کهمبائت هی اور صوبه کچهه کي جانب مغرب خلیج کچهه واقع هی *

اِس تمام مملکت هندوستان کے جنوب میں بجز جزیره سیلان کے اور کوئي بڑا جزیره بیان کے قابل نهیں هی اور اِس قطعه کا ضلع غربي ملیبار اور ضلع شرقي منڈل کے نام سے مشهور هی *

واضح هو که تمام هندوستان چار قطعوں میں منقسم هی ایک وہ قطعہ جو حد شمالي کوهستان همالیه پر واقع هی — اسمیں شیکم بوٹان اور نیپال اور کشمیر واقع هیں سواے انکے سارے ملک اِسکے تحت حکومت سرکار انگریز هیں *

دوسرا خاص هندوستان جو دامن کوہ همالیه سے لیکر نربدہ تک اور نربدہ کے چشموں سے لیکر برم پتر تک واقع هی — اِس قطعہ میں میں کئي صوبے هیں سمت مغرب صوبہ لاهور یعني پنجاب اور راجپوتانہ اور سندہ اور لاهور سے بطرف مشرق صوبہ دهلي اور بہار اور اور بنگالہ اور دهلي سے جانب جنوب صوبہ اجمیر اور اکبرآباد اور الهآباد اور اجمیر سے جنوب کو صوبہ مالوہ اور اِس سے سمت مغرب صوبہ گجرات هی *

تیسرا قطعہ ملک دکن هی اِسکے سمت شمال رود نربدہ اور کوہ بندیاچل اور بطرف جنوب رود کشنا هی — اِس قطعہ میں صوبہ خاندیس برار اور کٹک واقع هیں اور انسے جنوب صوبہ اورنگ آباد گولکندہ اور صوبہ سرکاري اور راج‌مندري اور گنجم اور کچهه حصہ کنکن جسکو کنکان بهي کهتے هیں جنوب غربي میں هی اور بیجاپور *

چوتها قطعہ رود کشنا سے راس کماري تک واقع هی — اِس قطعہ میں بعض اطراف جنوبي کنکن اور بیجاپور اور علاوہ انکے کنارہ کالاگهات تراون‌کور اور میسور اور کرناٹک هی — اِسي ترتیب سے یهہ صوبجات آئین‌اکبري میں بهي مرقوم هیں *

بیان رودهاے هندوستان

سلسلہ کوہ‌همالیہ اور کوہ هندوکش سے کئي ندیاں نکلکر جانب جنوب بهتي هیں چنانچہ رود مئي‌کیانگ میکوئي اور ایراودي ممالک آنام اور سیام اور برهما میں سے هوکر گذري هیں — اور رود برم پتر گنگا جمنا اور سندہ هندوستان کے قطعات شمالي میں سے گذرکر مابین بجنوب

بہتي هيں — علاوہ انکے قطعات دکن ميں سے بهي بڑي بڑي ندياں نکلي هيں چنانچہ اِس قطعه کے وسط ميں رود نربدہ دامن کوہ بندیاچل کے متصل (جو هندوستان کے بیچمیں جانب مشرق سے شروع هوکر غربا سیدھا صوبہ خاندیس تک چلا گیا هی) بہتي هوئي بحر عرب ميں جاملي هی *

اِس رود کے جنوبي سمت کو کچھہ تهوڑے فاصله پر تبتي ندي بہتي هوئي اُسيقدر مسافت طی کرکے وہ بهي بحر عرب ميں جاملي هی مصب اسکا بندرسورت کے قريب هی *

اِس رود کے دکن طرف حد غربي هندوستان کے قريب ايک پہاڑ هی جسکا نام کوہ گهاٹ غربي هی اُسکے سمت شرقي پر تمام ملک دکن بلند اور ميزانہوار کوهستاني زمين رکهتا هی جو سمت مشرق مائل به نشيب هوتي گئي هی اِسکي حد شرقي پر ايک اَور سلسله هی جو گهاٹ شرقي کے نام سے معروف هی پس چونکه دکن کے کوهستان مشرق کي طرف مائل به نشيب هيں اِس ليئے اِسکي نديان بهي اُسي سمت کو بہتي هيں يعني گهاٹ غربي سے نکلکر شرقا خليج بنگال ميں جاکر ملي هيں اُنميں سے خاص اور نامور مہاندي اور گوداوري کشنا اور کاوري هيں *

رود گنگا کا بيان

يہہ ندي تمام هندوستان کي نديوں سے بڑي هی کوہ همالیه کے دامن شمالي رود سندہ کے چشمه کے قريب سے نکلکر آٹهہ سو ميل بہکر برم پتر کي کئي شاخوں سے ملکر خليج بنگال ميں جاکر گرتي هی — اِس ندي ميں اور بہت سي نديان اطراف شمالي اور جنوبي سے آکر ملي هيں جو نديان که اطراف شمالي سے اسميں آکر ملي هيں کوہ هماليه سے نکلي هيں چنانچہ گندک گومتي گهاگرا اور جمنا جو گنگا کي نصف مسافت پر الہ‌آباد کے قريب آکر ملي هی اور جو اطراف جنوبي سے

آکر ملي هیں کوہ بندیا چل سے نکلي هیں چنانچه چمبل اور سون جو گنگا اور جمنا کے سنگم سے سمت مشرق و جنوب تخمیناً دو سو میل آگے اُسمیں آکر ملي هی پس گنگا کے مہانہ کے قریب اُسکي دو شاخیں پھوٹ کر ایک مثلث پیدا کرتي هیں جسکا زاویہ یعني گوشہ دو سو میل بحر سے دور هی اُن میں سے ایک شاخ کا نام گنگا اور دوسري کا نام هوگلي هی جو شہر کلکتہ پر سے هوکر گذري هی اور گنگا شہر ڈهاکہ پر سے اِن دونوں شاخوں کے کنارہ پر بحر کے قریب کئي جزیرے هیں اور ایک بڑا بن بنام سندر بن هی جس میں بجز شیر اور اَور درندوں کے آبادي نہیں هی *

برم پتر کا بیان

یہہ دریا تھوڑي سي مسافت پر بحر سے جا ملا هی اِسي سبب سے یہہ نہایت زور شور سے بہتا هی اور جہازوں اور کشتیوں کي آمدورفت اُس میں بہت کم هی *

نربدا اور تاپتي کا بیان

بندیا چل اور دکن کي شمالي حد کے بیچ میں یہہ دونوں ندیاں بہتي هوئیں خلیج کھمبائت میں جاکر گرتي هیں اور یہہ دونوں بباعث سلسلہ کوہ ستپوڑہ کے ایک دوسرے سے علیحدہ هیں *

رودهاے دکن کا بیان

اِس قطعہ کي بڑي اور مشہور ندیاں خلیج بنگال میں جاکر گرتي هیں چنانچہ مہاندي کا مصب گنگا سے ایک سو تیس میل سمت جنوب شہر پوري جہاں جگنناتھ کا بہت بڑا مندر مشہور هی دور هی *

پس وهاں سے تخمیناً چار سو میل کے فاصلہ پر سمت جنوب و مغرب رود گوداوري هی یہہ دونوں خلیج بنگال میں گرتي هیں وهاں سے ستر میل سمت جنوبي کو کشنا ندي بھي خلیج مذکور میں گرتي هی اور هندوستان کي عین جنوبي سمت کو مقابل شمالي حد جزیرہ

سیلان کے رودکاویری کے چند شاخیں خلیج مذکور میں ملی ہیں یہہ تینوں ندیاں گھاٹ غربی سے نکلی ہیں *

جاننا چاہیئے کہ تمام سر زمین ہندوستان میں کوئی وسیع جھیل نہیں ہی ہاں صرف کچھہ کی سمت مغربی پر ایک وسیع جھیل رن کچھہ کے نام سے مشہور ہی پانی اِس کا نمکین ہی وسعت اِس کی پانچ ہزار میل مربع سے زیادہ ہی *

ہندوستان کے صوبوں اور بڑے شہروں کا بیان

شہر کلکتہ جو فی زماننا مملکت ہندوستان کی دارالسلطنت ہی بحر کے کنارہ سے سو میل کے فاصلہ پر آباد ہی اسمیں بادشاہ ہند و انگلینڈ کے امیرالامرا نواب گورنر جنرل صاحب بہادر رہتے ہیں اور یہہ شہر رود ہوگلی کے دونوں طرف آباد ہی بطرف جنوب خاص کلکتہ اور سمت شمال قصبہ ہوڑا مگر خاص کلکتہ ندی کے کنارہ پر چھہ میل طویل اور ڈیڑہ میں عریض ہی اور اُس کے دو حصہ ہیں ایک میں اہل فرنگ رہتے ہیں اور ایک میں اہل ہند جہاں اہل فرنگ رہتے ہیں اُسمیں مکانات نہایت عالیشان اور سڑکیں بہت خوش قطع بنی ہوئی ہیں اور محل نواب گورنر کے سامنے ایک بڑا وسیع میدان ہی جسمیں کئی سڑکیں نکلی ہیں جنپر اکثر صاحبان انگریز صبح شام گھوڑوں اور بگھیوں پر سیر اور تفریح طبع کے واسطے پھرتے ہیں قلعہ یہاں کا جو ولیم فورتھہ پادشاہ انگلستان کے نام سے مشہور ہی بہت مضبوط اور مستحکم بنا ہی *

رود ہوگلی متصل اِس شہر کے قریب نصف میل کے عریض ہی اسکے کنارے کنارے شہر سے متصل ایک پکی سڑک اور ایک دیوار مضبوط اور کئی گھاٹ مال تجارت کے آتارنے کے واسطے بنے ہوئے ہیں باشندے اِسکے تخمیناً چھہ لاکھہ اُن میں سے تخمیناً ایک ثلث مسلمان اور پندرہ ہزار عیسائی اور باقی ہندو ہیں *

هوگلي سے اوپر کي جانب کو گنگا کے زاویہ مثلث سے قریب ایکسو بیس
میل کلکتہ سے شمال کي طرف شہر مرشدآباد ہی جو صوبہ بنگالہ کا قدیم
دارالامارۃ تھا یہہ شہر بہت وسیع ہی اور ندي کے کنارے کنارے آتھہ میل
لبنان بسا ہی لیکن بد قطع اور اکثر مکانات اس کے شکستہ اور ویران
اور بھي غلاظت اِس شہر میں بہت سي ہی باشندے اس کے تخمیناً
ایک لاکھہ پینستھہ ہزار *

شہر ڈھاکہ یہہ بھي زمانہ سابق میں بڑي تجارت گاہ تھا مگر اب
اس قدر نہیں ہاں اب تک وہاں کي اشیاے تجارت مثلاً ڈوریہ وغیرہ کے
مشہور ہیں اکثر مکانات یہاں کے کچے یعني متي اور بانس کے اور پختہ
کم ہیں البتہ بڑے بڑے مکان پرانے توتے ہوئے بہت ہیں باشند اس کے
چہتر ہزار کے قریب ہیں *

شہر پٹنہ رود گنگا سے جنوب کي طرف کلکتہ سے تخمیناً تین سو
میل کے فاصلہ پر واقع ہی یہہ شہر صوبہ بہار کي دارالامارۃ تھا گرد اس کے
پراني شہر پناہ اب تک قایم ہی اِس لیئے راستے اُس میں نہایت
تنگ ہیں طول اس کا ڈیڑہ میل اور عرض پون میل ہی شہر پناہ
اِس کي سابق میں بہت مستحکم تھي لیکن اب جا بجا سے توت پھوت
گئي ہی باشندے اِس کے دو لاکھہ چوراسي ہزار *

شہر گیا پٹنہ سے جانب جنوب پچپن میل واقع ہی وہ ہندوؤں کي
بڑي تیرتھہ گاہ ہی اسي لیئے زیادہ تر مشہور ہی بودہ جو ہندوؤں میں
بڑا اوتار ہوا ہی یہیں پیدا ہوا تھا *

پٹنہ سے تخمیناً ساتھہ میل کے فاصلہ پر بطرف مغرب رود گنگا کے
شمالي کنارہ پر شہر بنارس آباد ہی یہہ بھي ہندوؤں کي معبد گاہ ہی
زمانہ قدیم سے اب تک علم سنسکرت کے درس و تدریس میں مشہور ہی
اور مندر اس میں بہت سے ہیں ازانجملہ ایک بدري‌ناتھہ کا شیوالہ
یعني مندر ہی جو تمام شہر کي عمارات سے بلند ہی اس پر ایک کلس

سونے کا رکھا ہوا ہی جو بہت دور سے چمکتا ہوا نظر آتا ہی اور اُسمیں
ایک مسجد اورنگ زیب کي بنائي ہوئي ہی اُس پادشاہ نے اِکثي
شیوالے اُس پاس کے توڑ کر اُن کے پتھروں سے یہہ مسجد بنائي تھي اکثر
مکانات یہاں کے پختہ اور بلند وسیع خوش قطع رئیس اور ساہوکار
یہاں کے نہایت دولتمند اِس شہر میں زرین کام بہت ہوتا ہی چنانچہ
ایک محلہ اس کے بُننے والوں کا علحدہ آباد ہی اور کئي قسم کا
ریشمي اور سوتي کپڑا یہاں بُنا جاتا ہی سڑکیں یہاں کي نہایت تنگ
اور تیڑھي برہمن اس میں بہ نسبت اور شہروں کے بہت ہیں
چنانچہ بعضے کہتے ہیں کہ اِس میں آٹھہ ہزار صرف برہمنوں ہي
کے گھر ہیں یہہ لوگ اکثر اُن ہندوؤں سے جو تیرتھہ کیواسطے
آتے ہیں بہت کچھہ کما لیتے ہیں مدرسے بھي اسمیں بہت ہیں جنمیں
درس و تدریس انگریزي فارسي سنسکرت اور ہندي کي ہوتي ہی
علی الخصوص ہندي اور فارسي کا رواج بہت ہی باشندے اِسکے تخمیناً
دولاکھہ ہیں *

اِس سے پچھم طرف گنگا کے کنارہ جنوبي پر شہر مرزاپور ہی جو
خاص کر تجارت میں بہت مشہور ہی اور گنگا کے سنگم پر شہر الہ آباد
آباد ہی جو خلیج بنگالہ سے براہ رود گنگا آٹھہ سو بیس میل اور سیدھي
بخط مستقیم کلکتہ تک چار سو پچھتر میل دور ہی اکبر بادشاہ نے
اِسمیں ایک بڑا مستحکم قلعہ بنایا تھا سرکار انگریزي نے اُسکي اور زیادہ تر
مرمت کي ہی اِسمیں بھي ہندو تیرتھہ کے واسطے بہت آتے ہیں
لیکن بنارس کے برابر آبادي اور تجارت اُسمیں نہیں ہوتي ہی باشندے
اِسکے تخمینا پینسٹھہ ہزار *

صوبہ اودہ کي دارالامارۃ شہر لکھنؤ ہی جو گومتي پر آباد ہی
گومتي اِس شہر سے ایکسو ستر میل پر بہہ کر گنگا میں جاملي ہی
نواب لکھنؤ کے وقت میں یہہ شہر تین حصوں پر منقسم تھا ایک

پرانا شہر اسمیں تجارت بہت هوتي تهي ليکن سڑکیں تنگ اور غليظ مکانات بدقطع — دوسرا خاص بادشاهي محل ليکن جب سے که سرکار انگريز کا تسلط اُسپر هوا اور شاه اوده کو معزول کيا اکثر محلات شاهي کو توڑکر باغ اور باغچے وهاں لگائے گئے — تيسرا حصه اهل شهر کي عمارات اور مسجديں وغيره هيں سڑکيں اسميں اچهي اور مکانات خوش قطع منار اور قبه دور دور سے بهت خوشنما نظر آتے هيں — يهه شهر کلکته سے چهه سو پچاس ميل کے فاصله پر هی باشندے اِسکے تخميناً تين لاکهه *

اِس سے آسي ميل کي مسافت پر گهاگره کے جنوبي کناره پر شهر فيض آباد آباد هی عهد سلطنت سلاطين دهلي ميں صوبه اوده کي دارالامارة تها ليکن جب سے که لکهنؤ دارالسلطنت هوا يهه ويران هوگيا اکثر مکانات اِسکے شکسته اور آبادي بهي کم هی *

الهآباد سے تين سو ميل کے فاصله پر جمنا کے کناره جنوبي پر شهر اکبرآباد آباد هی اسکو سنه ۱۵۶۶ ع ميں اکبر بادشاه نے دارالسلطنت قرارديا تها اِسي سبب سے اکبرآباد کے نام سے موسوم هوا زمانه سابق ميں اسکا نام آگره تها ليکن سنه ۱۶۴۷ ع ميں شاهجهاں بادشاه نے دهلي کو پهر دوباره دارالسلطنت قرار ديا پر يهه شهر دوسو برس تک به نسبت اَور شهروں کے آباد اور بارونق رها فيزماننا اگرچه شهر ويران هوگيا هی ليکن اکثر عمارات اور خصوص قلعه يهاں کا بےنظير هی خصوصاً اکبر بادشاه کا مقبره جو قصبه سکندره ميں هی اور موتي مسجد قلعه کي اور تاج بي بي کا روضه جو جمنا کے کناره بتمامه سنگ مرمر کا بنا هوا هی يهه شهر کلکته سے آٹهه سو تيس ميل کے فاصله پر هی باشندے اسکے تخميناً ايک لاکهه بيااليس هزار هيں *

اسکے گرد و نواح کے مشهور شهروں ميں سے بهرت پور هاتهرس اور متهرا هيں *

آگرہ سے ایکسو بیس میل سمت شمال جمنا کے کنارے پر شہر دهلي آباد هی جسکو شاهجہاں‌آباد بهي کہتے هیں هندوؤں کي کتب تواریخ سے ثابت هوا کہ یہہ شہر بہت قدیم هی اور بیس میل مربع آباد تها بلکہ لکہا هی کہ شاهجہاں سے پہلے اِسکے باشندے بیس لاکہہ تهے لیکن سلطان محمود غزنوي نے بہت هلاک کیئے اور بعد ازاں سنہ ۱۳۴۰ ع میں محمد تغلق نے کچہہ باشندوں کو لیجاکر دیوگدہ میں بسایا اور اُسکا نام دولت آباد رکہا مگر شاهجہاں نے اپنے عہد میں اسکو از سر نو آباد کیا محیط اسکا سات میل گرد اسکے شہر پناہ مستحکم اور بلند جامع‌مسجد یہاں کي سنگ سرخ سے نہایت عالیشان اور خوش قطع بني هی اِسمیں ایک نہر هی جو یہاں سے کرنال تک علي‌مردان خاں کے نام سے مشہور هی اِسي نہر کے باعث دهلي میں پاني ملتا هی اور یہہ جو جمنا کے مخرج سے نکلر دوآبہ میں هوکر ایکسو پچاس میل کي مسافت طی کرکے دهلي میں آئي هی وهاں ضابطہ خاں کے نام سے معروف هی مگر فی‌زمانِنا بند پڑي هی اِس شہر میں کئي مدرسے هیں اور دلچسپ مکانات خصوصا محل شاهي اور جامع مسجد وغیرہ یہاں کے مشہور هیں یہہ کلکتہ سے نو سو چہپن میل دور هی اِسکے گرد و نواح کے مشہور شہر میرتہہ هانسي اور سردهنہ ـــ باشندے اِسکے تخمینا ایک لاکہہ پچاس هزار *

رود چنبل کے قریب جو ملک مالوہ میں بہتي هوئي جمنا میں جاملي هی شہر گوالیار آباد هی قلعہ اسکا بہ نسبت اور تمام هندوستان کے قلعوں کے نہایت مستحکم پہاڑ کي چوٹي پر بنا هوا هی یہہ شہر عالیجاہ سیندهیہ قوم مرهٹہ کي دارالامارۃ هی *

گوالیار اور آگرہ کے بیچمیں چنبل کے کنارہ پر دهولپور هی یہہ بهي ایک چهوٹي سي ریاست کي دارالحکومت هی *

رود گنگا کے کنارہ پر شہر فرخ آباد آباد ہی زمانہ سابق میں یہہ بھي مستقل ریاست تھي گرد اسکے شہر پناہ تھي لیکن اب توت گئي ہی سڑکیں اسمیں صاف اور وسیع اکثر مکانات پختہ بلند اور خوش قطع اور گرد اسکے باغات اور وہ مکانات جو لب سڑک پر ہیں باشندے اسکے تخمینا ساتھہ ہزار *

اِس سے آگے رود گنگا پر سوائے ہردوار اور سري نگر کے اور کوئي شہر مشہور نہیں ہی اور یہہ دونوں بسبب معبدگاہ ہونے ہنود کے بہت مشہور ہوگئے ہیں — ہردوار میں ایک بڑا میلہ لگتا ہی جسمیں ایک کرور سے دو کرور تک آدمي جمع ہوجاتے ہیں اِس سے قریب سرکار انگریز نے ایک نہر گنگا سے کھود کر نکالي ہی جوسہارن پور اور روڑکي کو ہوتي ہوئي کانپور کے نزدیک پھر گنگا میں جاملي ہی *

قطعہ ہمالیہ کي کوہستاني ریاستوں کا بیان

سوائے اِن شہروں کے جو رود گنگا پر آباد ہیں انکے شمال کي جانب کے پہاڑوں پر انگریزوں کي کئي چھاونیاں تبدیل آب و ہوا کے واسطے آباد ہیں جیسے نیني تال منسوري شملہ سپاتو بلکہ ایام گرما میں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر معہ اپنے اہل عملہ کے کوہ شملہ پر آکر رہا کرتے ہیں *

شہر سري نگر ان برفیدہ پہاڑوں کے بیچمیں بستا ہی اگرچہ بباعث شدت سرما کے آباد کم ہی لیکن اسمیں ایک بڑا شیوالا ہی گنگا مکھي یعني گنگا یہاں سے نکلي ہی اِس لیئے اکثر ہنود تیرتھہ کے واسطے یہاں آتے ہیں *

ملک نیپال بھي کوہ ہمالیہ کے درمیان سمت شرقي میں واقع ہی شرقاً و غرباً ۴۸۰ میل طویل اور شمالاً و جنوباً ۱۶۰ میل عریض چنانچہ نقشہ میں (۸۰°، ۲۰) سے لیکر (۸۶°، ۲۰) تک طولاً واقع ہی دارالحکومت اِسکا کٹ منڈو باشندے اِسکے تخمیناً تیس ہزار *

دوسرا شہر کٹ منڈو سے جانب جنوب تھوڑے فاصلہ پر للتا پٹن هی باشندے اسکے بیس هزار *

اُمراء اور اهل فوج اِس ملک کے گورکھے اور رعیت میں کسان وغیرہ نیورکي قوم مگر هندوستان سے کچھہ برهمن بهي وهاں جاکر بسے هیں باشندے اِس ملک کے هندو نهیں بلکه بودھ کا مذهب رکھتے هیں اور گرولامہ تبت والے کے معتقد هیں اطراف شمالي میں اُس ملک کے آدمي مثل شیکم اور بھوٹان وغیرہ کے پہلے هوئے هیں *

شیکم ایک چھوٹي سي ریاست نیپال اور بھوٹان کے درمیان میں واقع هی — دارالامارت اِسکا شهر شیکم حاکم وهاں کا مطیع سرکار انگریز هی *

بھوٹان شرقاً و غرباً دو سو میل کے طول میں اور نوہ میل به تعداد اوسط عرض میں واقع هی حاکم وهاں کا دیو راجه لقب رکھتا هی — دارالحکومت اُسکا تسیودون دوسرا شهر اِسکا نیا کہا هی مگر حال اِن شهروں کا کم معلوم هی سرکار انگریز کي طرف سے ایک صاحب رزیڈنٹ کٹ منڈو میں تشریف رکھتے هیں آب و هوا اِن قطعات همالیه کي بسبب نشیب و فراز سطحات زمین کے مختلف الکیفیت هی کهیں گرم اور کهیں سرد علی هذالقیاس حاصلات بهي اِس میں هر قسم کے کهیں بطور بلاد حارہ اور کهیں مثل سطح برفیدہ کے پیدا هوتے هیں اور نشیب کي زمین اکثر سیر حاصل هی اور درخت و اشجار بکثرت پیدا هوتے هیں مگر بعضے وادیوں میں دلدل کے واقع هونے سے هوا مرطوب اور خراب رهتي هی اختلاف آب و هوا کا اِن قطعات میں نزدیک نزدیک پایا جاتا هی یعني کهیں هوا معتدل اور اچھي هوتي هی اور اُسکے تھوڑي هي دور پر مخالف اور بري چنانچه قدرت ایزدي ایسے مقام پر نظر آتي هی که کاشمیر اور نیپال میں بعضے وادي پھول و پھل پیدا هونے سے مثل اقالیم حارہ کے بہت خوشنما اور سر سبز دکھلائي دیتے هیں اور

اُس سے تھوڑي دور پر اُونچے بلند برفیدہ پہاڑ مثل بلاد منطقہ باردہ کے نظر
آتے هیں گویا کہ اُن وادیوں میں بہشت اور دوزخ کا اجتماع هی باوجود
نشیب و فراز اور راہ هاے دشوار گذار اِس ملک کے سوداگر لوگ بڑي
بڑي بلند گھاٹیوں اور برفیدہ پہاڑوں پر گذر کر آمد رفت اپني مع اشیاء
تجارت کے جانب تبت یارقند اور ترکستان شرقي وغیرہ میں رکھتے هیں
چنانچہ ایک گھاٹ کاراکورم کا نسبت سطح سمندر کے (۱۸۶۰۰) فت
بلند هی اور دوسرا پرنزلا (۱۸۵۰۰) فت اور تیسرا دمورا گھاٹ
(۱۷۷۵۰) فت بلند هی اور ملک تبت میں قریب اُس تالاب
کے جو اُس ملک والوں کي تیرتھہ گاہ هی ایک گھاٹ بنام نیتي گھاٹ
بہت دشوار گذار اور سیدھي چڑھائي کا هی جس پر سے اشیاے تجارت
سواے بھیڑ بکري کے اور کسي جانور پر لد کر جا نہیں سکتي *

منجملہ ریاستہاے مذکورہ کے ایک کاشمیر هی جو بعد فتحیابي
ملک پنجاب کے سرکار انگریز نے گلاب سنگھہ کو خیر خواهي میں عطا
فرمایا هی وہ ایک بلند وسیع زر خیز وادي میں کوہ همالیہ کے گوشہ
شمال و غربي کے درمیان واقع هی خوبي اِس خطہ بےنظیر کي
زمانہ قدیم سے مشہور چلي آتي هی اِس لیئے اُسکے لکھنے کي کچھہ
حاجت نہیں وہاں کے شہروں میں سے دو بڑے شہر هیں — ایک
سري نگر جسکو کاشمیر بھي کہتے هیں دوسرا اسلام آباد سري نگر
ایک اچھي جھیل کے کنارہ پر واقع هی جو چاروں طرف سے خوب
خوشنما نظر آتي هی — رود جہلم کوہ همالیہ سے نکلکر اُس جھیل
میں سے هوکر گذرتي هی اُسکا سیلاب کبھي اسقدر بڑھتا هی کہ
جسکے سبب شہر کو بہت سا نقصان پہونچتا هی — اشیاے تجارت
وهاں کي شال اور پشمینہ وغیرہ — طول اِس قطعہ کا (۱۱۰) اور
عرض (۴۰) میل هی *

صوبہ پنجاب کا بیان

دهلي سے تین نو چهیاسي میل کے فاصلہ پر شمال و مغرب کي طرف رود راوي کے کنارہ پر شہر لاهور آباد هی — یہہ شہر درانیوں کي دارالخلافت تها جو هندوستان پر فوج کشي کرکے آئے تهے اُس زمانہ میں اِس شہر سے اکبرآباد تک پانچسو میل کي مسافت تک بادشاہ کے سفر کے واسطے سڑک بني هوئي تهي اور دونوں طرف اُسکے سایہ دار درخت لگے هوئے تهے بعد اُس کے سکهوں کي دارالامارت چند مدت تک رها في زماننا تسلط سرکار دولتمدار انگریز بہادر کا هی باشندے اِسکے پچانوہ هزار ٭

اِس سے تیس میل کے فاصلہ پر شہر امرت سر هی جو سکهوں کي تیرتهہ گاہ هي باشندے اُس کے نوہ هزار ٭

واضح هوکہ ملک پنجاب بشکل مثلث هی اِس مثلث کا ایک ضلع کوهستان همالیہ سے متصل هی اور ضلع غربي کوہ سلیماني سے اور ضلع جنوب و مشرق رود ستلج هی غرضکہ اِن ضلعوں سے ملک پنجاب محیط هی وجهہ تسمیہ اِسکي یہہ هی کہ پانچ ندیاں ستلج بیاس راوي چناب جهلم اِس میں سے گذر کرسمت جنوب صوبہ ملتان میں رودسندہ سے ملگئي هیں ٭

شہر امرت سر سکهوں کے نزدیک مانند بنارس کے تیرتهہ گاہ هی تجارت اِس میں بہت هوتي هی رئیس اور ساهوکار یہاں کے بہت مالدار هیں اِس میں ایک بڑا تالاب هی جسکو سکهوں نے بزرگ سمجهکر اُسکا نام امرت سر یعني چشمہ آب حیات رکها هی یہہ شہر اُسي کے نام سے موسوم هوا هی بیچمیں اِسکے ایک مندر هی جو نانک پنتهیوں نے بنوایا هی ٭

لاهور سے جنوب و مغرب کي طرف رودچناب پر شہر ملتان آباد هی اِس میں ایک قلعہ نہایت مستحکم پہاڑ کي چوٹي پر چالیس پچاس

قلعہ بلند بنا ہوا ہی اور اِس میں کئی برج ہیں ریشمی کپڑے اور دری وغیرہ اِس شہر میں بُنی جاتی ہیں ٭

لاہور سے دوسو میل کے فاصلہ پر اور کابل سے بھی دوسو میل جانب جنوب سرحد افغانستان پر رودسندہ کے اوپر اٹک ایک قلعہ بہت مستحکم ہی اور دریاے کابل پر شہر پیشاور آباد ہی جو دروازہ ہند سمجھا جاتا ہی اور اِن سے جانب جنوب ڈیرہ اسماعیل خاں اور ملتان کے قریب ڈیرہ غازی خاں ہی یہہ دونوں رودسندہ کے سمت مغرب آباد ہیں اور افغانستان کی تجارت کی منڈی ہیں اور دریاے ستلج کے کنارہ پر بہاولپور بھی بڑی مشہور تجارت گاہ ہی ٭

بیان ملک سندہ

جاننا چاہیئے کہ ملتان سے مہانہ سندہ تک ملک سندہ کے نام سے مشہور ہی طول اِس ملک کا (۳۰۰) میل اور اوسط عرض (۱۰۰) میل ہی دارالامارت اِسکی شہر حیدر آباد ہی جو رودسندہ پر آباد اور بمبئی سے سمت شمال (۷۵۱) میل دور ہی اور ندی کے اُس پار قصبہ کوٹہری ہی جہاں سے ریل کرانچی بندر کو جاتی ہی اور براہ ندی اُتر کی طرف دخانی جہاز ملتان تک جاری رہتے ہیں اور یہاں سے چھہ میل کے فاصلہ پر میانی ایک مقام ہی جہاں صاحبان انگریز اور امیر سندہ میں لڑائی ہوئی تھی اور اُسی فتحیابی سے تمام ملک سندہ اُن کے قبضہ میں آیا ہی قلعہ یہاں کا نہایت مستحکم ہی عہد شاہی میں امیر سندہ قندہار کے ماتحت تھا فی زماننا سرکار انگریز کے تحت میں ہی ٭

بحر عرب کے کنارہ سے (۱۷۰) میل پر رودسندہ کی بھی دو شاخیں ہوگئی ہیں اور مثل گنگا کے مہانہ کے اِس سے بھی ایک مثلث پیدا ہوا ہی ٭

اِس قطعہ مثلث کے بیچ میں شہر تہتہ آباد ہی جو سابق میں صوبہ تہتہ کی دارالامارت تہا چونکہ رود سندہ ایک بڑے وسیع صحرا میں سے ہوکر گذرا ہی اِسکے اطراف کے قطعات بہت کم آباد ہیں صرف کنارے کنارے کچھہ کشتکاری ہوتی ہی ہوا یہاں کی ایام گرما میں نہایت گرم اور پانی مطلقا نہیں برستا فی الحال بحر کے کنارے پر ایک لنگرگاہ کرانچی بندر کے نام سے مشہور ہی دشت سندہ کا بہت وسیع ہی جس کا طول ساڑے پانسو میل اور عرض ڈیڑہ سو میل ہی گرمیوں میں لو اِس قدر چلتی ہی کہ مکانوں کے دروازے اور کہڑکیاں اکثر بند کرلیتے ہیں صرف کسیقدر ہوا کے آنے جانے کیواسطے اوپر سے کہلا رکہتے ہیں چونکہ وہاں پانی مطلقاً نہیں برستا ہی وہاں کے مکانوں کی چہت ہموار ہوتی ہیں ماہی پشت نہیں صرف مٹی کے ڈہیر چہتوں پر لگا دیتے ہیں — باشندے یہاں کے مغل ہیں جو تاتاریوں کی مانند خانہ بدوش ہوتے ہیں چنانچہ جہاں جگہہ چرائی کے لایق پاتے ہیں چلے جاتے ہیں بلکہ لکہتے ہیں کہ یہہ سابق میں قوم مغل میں سے تہے اُنہوں نے یہاں آکر بود و باش اختیار کی تہی کل رقبہ ملک سندہ کا چون ہزار چار سو میل مربع ہی اور باشندے اٹہارہ لاکہہ ۞

بیان ملک راجپوتانہ

دشت سندہ کے مشرق طرف ملک راجپوتانہ واقع ہی یہہ ملک بہی بباعث متصل ہونے ریگستان کے نہایت گرم اور کم آباد ہی پانی بجز کنوؤں کے دستیاب نہیں ہوتا بلکہ وہ کنوئیں بہی نہایت گہرے ہوتے ہیں اِس قطعہ کے مشہور شہروں میں سے بیکانیر جودہپور اجمیر جسکو مارواڑ بہی کہتے ہیں جیسلمیر اودہے پور ہیں ۞

اجمیر کا قلعہ جو پہاڑ پر بنا ہوا بہت مستحکم ہی — شہر اجمیر دہلی سے دوسو تیس میل بطرف جنوب و مغرب واقع ہی باشندے

یہاں کے قوم جاٹ اور راجپوت ہیں گذر اوقات انکی اونٹوں کے پالنے سے ہوتی ہی ٭

بیان ملک مالوہ

ملک راجپوتانہ سے جنوب کی طرف ملک مالوہ ہی زمانہ سابق یعنی بکرماجیت کے عہد میں دارالامارت اسکی شہر اجین تھا یہہ شہر (۷۵° ۵۶) طول شرقی اور (۲۳° ۱۱) عرض شمالی میں اور شہر دہلی سے چار سو پینتیس میل کے فاصلے سے آباد ہی مرہٹوں کی عملداری میں سیندھیہ نے اسکو اپنی دارالحکومت مقرر کیا تھا لیکن اب شہر گوالیار میں رہتے ہیں یہہ شہر دریای سپرا پر آباد ہی ٭

نربدا سے قریب مانڈو ایک بڑا شہر بلند پہاڑ کے اوپر اکبر بادشاہ کے عہد میں چوبیس میل کے محیط میں آباد تھا اب ویران پڑا ہی چنانچہ ابتک اسمیں بڑی بڑی عمارات عالیشان اور مکانات کہنڈر پڑے ہوئی ہیں جو اسکی عظمت قدیمہ پر دلالت کرتے ہیں ٭

تمام مالوہ کی زمین بہت بلند اور ہموار ہی ـــ اس ملک کے پہاڑوں میں سے کئی ندیاں نکلی ہیں کہ منجملہ انکے نربدا اور چنبل جنوب کی طرف سے نکلکر گئی اور جمنا میں جا ملی ہیں ٭

اس قطعہ کا حصہ جنوبی رود نربدہ سے ملحق ہی اور ندیاں یہاں سے نکلکر خلیج کھمبائت میں گرتی ہیں ـــ رود سون اور نربدا بندیاچل کے پہاڑوں سے ایک ہی جگہہ سے نکلکر ایک دوسرے کے برعکس یعنی سون مشرق کی طرف بہہ کر شہر پٹنہ سے بائیس میل اوپر ڈیڑھ ہزار میل کی مسافت طی کرکے گنگا میں جا ملی ہی اور نربدا مغرب کی طرف بہہ کر اسیقدر مسافت طی کرکے خلیج کھمبائت میں گرتی ہی ان دونوں ندیوں کے باعث ملک دکن جداور جزیرہ کے ہوگیا ہی ٭

مالوہ کے مشہور شہروں میں سے ایک شہر اندور ہی جو هولکر کی دارالامارت هی اِسکے قریب ایک چھاونی ہی جسمیں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ بہادر رهتے هیں اندور سے جنوب کی طرف چھہ میل کے فاصلہ پر ایک اور چھاونی بنام مؤ هی اُسمیں سرکار ذوی‌الاقتدار انگریز کی طرف سے کچھہ فوج رهتی ہی اور اُس سے شمال کو ایک چھوٹی سی ریاست جاورہ کی هی جو جنرل مالکم صاحب بہادر نے سنہ ۱۸۱۷ ع میں نواب عبدالغفور خاں رشتہ‌دار نواب امیر خاں والی ٹونک کو علاقہ هلکر سے دلوائی تھی تاکہ وہ تنخواہ فوج سرکاریکی جسکی چھاونی مہدپور میں تھی اُسمیں سے ادا کیا کرے اب شہر جاورہ نواب عبدالغفور خاں کے بیٹے نواب غوث محمد خاں کے حسن انتظام سے خوب آباد اور رونق پر هی *

دوسرا شہر بھوپال هی جو ایک جھیل یعنی بڑے تالاب کے کنارہ پر آباد هی عالمگیر بادشاہ کے عہد میں دوست محمد خاں قوم افغان نے سنہ ۱۷۲۰ ع میں اِس ریاست کا رئیس هوکر بادشاہ کی طرف سے نوابی کا خطاب پایا اُنہوں نے ایک قلعہ نہایت مستحکم بناکر اُسکا نام فتح گڈہ رکھا سنہ ۱۸۱۳ ع میں وزیر محمد خاں اور نظیر محمد خاں کے وقت میں جو نواب سکندر بیگم کے والد تھے سیندھیہ نے چالیس هزار فوج اور بھوسلا والی ناگپور نے تیس هزار فوج سے اِس قلعہ کا آٹھہ مہینے تک محاصرہ کیا اور بہت سے حملے کیئےلیکن باوجودیکہ قلعہ کے اندر چھہ هزار آدمی تھے اور اُسمیں سے بھی کام آتے آتے کل دو هزار آدمی رهگئے تھے اور قحط غلہ کا اِسقدر تھا کہ کھجور کی گھٹلیاں بھون بھون کر کھایا کرتے تھے لیکن تسپر بھی وہ فتحیاب نہوسکے آخر کار سرکار ذوی‌الاقتدار انگریز کی طرف سے سیندھیہ اور بھوسلا کو ممانعت کی گئی کہ آیندہ محاصرہ سے باز آئیں نظیر محمد خاں کے وقت سے بباعث حسن انتظامی اور دانائی قدسیہ بیگم اور سکندر بیگم کے یہہ ملک خوب آباد اور رعایا خورم و شاد هی شہر میں بھی انتظام اور رونق خوب هی *

اسي ضلع میں سیہور ایک قصبہ هی اور قریب اُسکے ایک چھاوني
هی کچھہ فوج سرکاري وهاں بهي رهتي هی *

اندور کے قریب دھار اور دیواس دو چھوتي ریاستیں هیں رئیس اِنکے
قوم پنوار راجپوتوں میں سے هیں جو قبل از مرهتوں کے اِس ملک کے
بهي حاکم تهے *

بیان صوبہ کچھہ بھوج

رود سندھ سے جنوب و مغرب کي طرف صوبہ کچھہ هی اِسکے سمت
شمال دشت سندھ اور بطرف جنوب و مشرق خلیج کچھہ واقع هی
اور یہہ دو حصہ پر منقسم هی ـــ حصہ شمالي کا نام جھیل کچھہ جسکا
پاني نمکین هی اور یہہ ایک سو ساتھہ میل طویل اور تخمیناً پچاس
میل عریض هی ـــ دوسرا حصہ جنوبي کہیں کوهستان اور کہیں
ریگستان ـــ حاصلات اسکي کپاس جو اِس ملک کي خاص جنس
تجارت هی گھوڑے یہاں کے بہت مشہور هیں *

شہر بھوج اِسکي دارالامارت هی کچھہ کا راؤ اِسمیں رهتا هی گرد اِسکے
شہر پناہ باشندے اِسکے بیس هزار *

خلیج کچھہ کے کنارہ شمالي پر مانڈوي لنگرگاہ هی اشیاے تجارت
ملک حبش عرب اور فارس کي یہاں بہت آتي هیں اور دوسري
لنگرگاہ لکھپت بندر هی جو سندھ کے موهانہ کوري نامي پر واقع هی باشندے
مانڈوي کے پچاس هزار *

بیان صوبہ گجرات

صوبہ کچھہ کے مشرق طرف صوبہ گجرات هی بطرف شمال اِسکے مارواڑ
یعني صوبہ راجپوتانہ اور بطرف مشرق خاندیس اور مالوہ اور سمت
جنوب خلیج کھنبایت اور بحیرہ عرب هی یہہ قطعہ بهي بطور جزیرہ نما

کے هی تین سو میل طویل اور ایکسو اسي میل عریض سابق میں دار الخلافت اس کي شهر احمدآباد تها جو اب مرهٹوں کے ماتحت هی یهه شهر سابرمتي ندي پر آباد هی فی زماننا گائیکوار جو یهاں کا حاکم هی شهر بڑودة میں رهتا هی جسکی باعث بڑودة خوب آباد هی چنانچه باشندے اس کے تخمیناً ایک لاکهه اور احمدآباد کے بهي اسیقدر هیں ٭

بندر سورت ندي تپتي کے مهانه پر اور شهر کهمبایت جبلیج کهمبایت کے سمت شمال اور بهروچ نربدا کے مهانه پر مشهور تجارت گاه هیں ٭

رقبه اس کا پچیس هزار میل مربع اور باشندے بیس لاکهه کے قریب هیں یهه ملک نهایت زرخیز اور زمین اس کي سیر حاصل هی ٭

بیان ملک بندیل کهنڈ

صوبه مالوه کے پورب طرف ملک بندیل کهنڈ هی یهه ملک رود گنگا اور بندیا چل کے درمیان میں واقع هی گنگا سمت شمال اور بندیا چل جانب جنوب اس میں کئي ریاستیں هیں ازانجمله ریوان اور جهانسي میں جنمیں مستحکم قلعے بنے هوئے هیں اب یهه دونوں سرکار انگریز کے ماتحت هیں ٭

ملک دکن کا بیان

ملک دکن سات صوبوں میں منقسم هی یعني صوبے خاندیس اورنگ آباد اور بیجاپور بحصه غربي میں اور دو کتک اور صوبه سرکار ضلع شرقي میں اور [illegible] حیدرآباد بیدر ناندیر برار اور گوندوانه وسط دکن میں ٭

صوبه خاندیس گجرات سے مشرق کی طرف هی اور سمت شمال اس کے مالوه اور بطرف پچهم برار اور گوندوانه نربدا اور تپتي اس میں بهتي هیں جنکے باعث یهه صوبه نهایت زرخیز اور زمین اسکي سیر حاصل هی لیکن مرهٹوں اور پنڈاروں کی لوٹ مار سے ویران هوگیا هی یعني آبادي کم هی طول اس کا دو سو میل اور عرض اسي میل هی ٭

مشہور شہر اس صوبہ کا برھانپور رود تپتی پر آباد ہی زمانہ سابق میں یہہ شہر اِس صوبہ کا دارالامارۃ اور خوب آباد تھا اور عمدہ عمدہ عمارتیں عالیشان اسمیں بنی ہوئی تھیں آب ریشم اور ریشمی کپڑے کی تجارت اِس میں بہت ہوتی ہی نربدا اور تپتی کے بیچ میں ایک بلند پہاڑ پر آسیر گڈہ ایک قلعہ نہایت مستحکم بنا ہی *

صوبہ اورنگ آباد کے سمت شمال صوبہ خاندیس اور جانب جنوب بیجاپور بطرف مشرق بیدر اور بطرف مغرب بحر عرب ہی — یہہ صوبہ تین سو میل طویل اور ایکسو ساٹھہ میل عریض ہی بیچ میں اس کے شمال سے جنوب کی جانب کوہ گھات غربی ہوکر گذرا ہی — اس پہاڑ کے پچھم طرف اِس صوبہ کی زمین بلند اور میزانہ وار ہی جو بلحاظ سطح سمندر کے تخمیناً اٹھارہ سو فٹ عموداً بلند ہی اسی باعث ہوا اِس کی معتدل اور زمین اِس کی سیر حاصل ہی — دارالامارۃ اس کی شہر اورنگ آباد جسکے نام سے یہہ صوبہ موسوم ہی — یہہ شہر اورنگ زیب بادشاہ نے آباد کرکے اپنے نام سے اس کو نامزد کیا تھا نظام الملک والی دکن اس میں رہا کرتا تھا لیکن اب ویران ہی باشندے اِس کے فی زمانہا ساٹھہ ہزار کے قریب ہیں سڑکیں اِس کی وسیع اور خوش قطع بڑا بازار اسکا دو میل طویل — اِس میں بھی ایک روضہ مثل تاج بی بی کے روضہ کے بنا ہوا ہی لیکن اُتنا خوش قطع نہیں ہی محیط اس شہر کا سات میل ہی *

دوسرا مشہور شہر اِس صوبہ کا احمد نگر ہی جسکو احمد نظام شاہ نے سنہ ۱۴۹۳ع میں بسایا تھا اور گرد اِس کے شہر پناہ بنوائی تھی — باشندے اِس کے بیس ہزار *

تیسرا شہر پونا ہی جو سابق میں مرہٹوں کی دارالامارۃ تھا — یہہ شہر دامن کوہ گھات غربی پر ایک ایسے میدان میں آباد ہی جو

باعتبار سطح سمندر کے دو هزار فت عموداً بلند هی اور بمبئي سے اتهانوے میل دور هی — باشندے اِسکے پچھتر هزار *

اِس صوبه کي حد غربي پر شهر بمبئي بهت بڑي لنگرگاه هی في زماننا یهه تمامي ممالک مغربي کي دارالاماة هی — نواب گورنر ممالک مغربي اِسمیں رهتے هیں ایک قلعه اِسمیں بهت مستحکم بنا هوا هی *

عمارات اِس شهر کي بهت بلند اور عالیشان تجارت اِسمیں بهت هوتي هی جهاز بهي یہاں اکثر بنتے هیں — یهه شهر بندرسورت سے جنوب کي طرف واقع هی باشندے اسکے تخمینا آتهه لاکهه هیں *

صوبه برار یهه صوبه (۱۸° سے ۲۳°) تک عرض شمالي اور (۷۸° ۳۰ سے ۸۳°) تک طول شرقي میں واقع هی طول اسکا دوسو نوے میل اور عرض دوسو چالیس میل هی رقبه اسکا چهپن هزار سات سو تیئیس میل مربع باشندے اسکے تخمیناً بائیس لاکهه سرزمین اِس صوبه کي کوهستاني اور میدان ناهموار بڑے بڑے جنگل اور بن اسمیں کهڑے هیں *

دارالامارة اسکي شهر ناگپور هی اگرچه یهه شهر ایک بلند میدان پر آباد هی (جو عموداً گیاره سو فت بلند هی) لیکن بباعث کثرت پهاڑ اور جهاڑوں کے دور سے معلوم بهي نهیں هوتا باشندے اسکے تخمینا اسي هزار *

اِس صوبه کے ضلع غربي میں وردہ اور وین گنگا بهتي هوئیں تپتي میں جاکر گرتي هیں سر زمین اِسکي سیر حاصل هی لیکن اطراف شرقیه میں صرف گونڈ اور جنگل هی *

جبلپور هوشنگ‌آباد بیتول منڈله سیتابلدي هنگن‌گهات اور چانده اِس صوبه کے مشهور شهر هیں *

صوبه کٹک جسے اوڑیا بهي کهتے هیں سمت شمال صوبه بنگال بطرف مشرق خلیج بنگال بطرف مغرب برار اور گونڈوانه جانب جنوب صوبه سرکار — طول اسکا پانسو اور عرض سو میل — حصه غربي اسکا جنو

گونڈوانہ سے متصل ہی ویسے ہی یہہ بھی کوہستان اور میدان ناہموار ہی جسمیں بجز جنگلی درختوں کے اور کچھہ نباتات نہیں اُگتی مگر اِن درختوں کی لکڑی ہر ایک کام میں مثلاً تعمیر اور جہازوں وغیرہ کے کام میں آتی ہی *

دارالامارۃ اِس کی شہر کٹک ہی جو بحر کے کنارہ اور رود ہوگلی کے موہانہ سے دوسو ساٹھہ میل دور ہی *

دوسرا مشہور شہر پوری ہی جہاں جگناتھہ کا مندر ہی یہہ شہر بحر کے کنارہ پر واقع ہی *

صوبہ بیجاپور یہہ صوبہ (۱۵ سے ۱۸) عرض شمالی اور (۷۳ ۷۶) تک طول شرقی میں واقع ہی سمت شمال اِسکے صوبہ اورنگ آباد بطرف مشرق حیدرآباد اور بیدر جانب جنوب صوبہ کنارہ بطرف مغرب بحر ہند ہی — تین سو میل طویل اور دو سو میل عریض صوبہ اورنگ آباد کی مانند اِسمیں سے کوہ گھات غربی ہوکر گذرا ہی وہ قطعہ زمین جو گھات غربی اور سمندر کے بیچ میں واقع ہی اکثر ویران اور کوہستان ہی جسے وہ لوگ کانکن کہتے ہیں — اسکے سمت جنوب و مشرق (جو دھاروا کے نام سے مشہور ہی) بہت زرخیز آب و ہوا بھی اچھی رکھتا ہی — اورنگ زیب کے عہد میں شہر بیجاپور اِسکی دارالامارۃ تھا اِسمیں ایک قلعہ بہت مستحکم ہی گرد اِسکے شہر پناہ اُسی عہد میں شہر پناہ کے اندر پندرہ ہزار سوار رہا کرتے تھے ابتک بہت عمدہ مسجدیں اور بلند اور خوش قطع عمارتیں ویران پڑی ہیں — باشندے اِسکے بہت کم ہیں *

اِس صوبہ کے سمت شمال پونا سے بیس میل جانب جنوب شہر ستارا واقع ہی سابق میں سیواجی پیشوا کی (جو مرہٹوں کا بڑا اور اول راجہ تھا) دارالامارۃ تھا *

شہر ساونت وازي جو قطعہ کنکن میں واقع هی اور شہر کھولہ پور جو اِس صوبہ کے سمت جنوب هی اِسکے مشہور شہروں میں سے هیں *

ساونت وازي سے دکن طرف گوهہ کا ملک هی جو پرتگیز کے ماتحت هی اُنھوں نے اسکو لنگرگاہ اور بڑي تجارت گاہ اپني بنایا هی *

صوبہ حیدرآباد یہہ صوبہ نواب نظام‌الملک کے ماتحت هی ـــ اِسکے سمت شمال براز اور خاندیس بطرف مغرب اورنگ‌آباد اور بیجاپور جنوباً صوبجات میسور اور کرناٹک شرقاً صوبہ سرکار هی ـــ اِس تمام قطعہ کي زمین وسیع اور میزانہ وار هی رود تپتي اور گوداوري اور کشنا اِسکے پہاڑوں میں سے نکلکر اِس صوبہ کے بیچمیں سے هوکر گذري هیں جنکے باعث سر زمین اِسکي سیر حاصل اور زرخیز هی لیکن بباعث بدانتظامي کے کشتکاري او آبادي بہت کم هی *

شہر حیدرآباد صوبہ گلکنڈہ کي دارالامارۃ تھا یہہ شہر چار میل طویل اور تین میل عریض هی گرد اسکے شہر پناہ جسکے نیچے سے ایک ندي گذر کر رود کشنا میں گرتي هی في زماننا نظام‌الملک اسي میں رهتا هی اِسي سبب سے اِس شہر میں مسجدیں اور عمارتیں بہت عمدہ هیں ـــ باشندے اسکے دو لاکھہ باقي مشہور شہر اسکے گلکنڈہ نان‌دیر شولہ پور بیدر حسن‌آباد گلبرگہ وغیرہ هیں *

صوبہ سرکار صوبہ کٹک کي حد جنوبي سے خلیج بنگال کے قریب تک چار سو ستر میل طویل اور آسي میل عریض هی ـــ رقبہ اس کا ازتیس هزار میل مربع ـــ باشندے اسکے چالیس لاکھہ *

اِس صوبہ کي حد غربي پر کوہ گھاٹ شرقي واقع هی قطعہ زمین مابین کوہ مذکور اور سمندر کے ناهموار هی کشتکاري کے قابل نہیں البتہ اسکے اطراف جنوبي جسمیں سے گوداوري اور کشنا گذري هیں بہت زرخیز اور سیر حاصل هی اِس پہاڑ کي لکڑي سے بحر کے کنارہ پر خصوصاً کورانچي بندر میں جہاز بنتے هیں *

مشہور شہر اس صوبہ کے وزاگہ‌پیٹم او مسولی‌پٹم یہہ دونوں بحر کے کنارہ پر آباد ہیں اور راجمندری گوداوری کے کنارہ جنوبی پر شہر اور رودکشنا کے کنارہ شمالی پر اور گن‌تور اسکے سمت جنوبی پر آباد ہیں *

مملکت ہندوستان کے چوتھے قطعہ کا بیان

یہہ قطعہ رودکشنا اور بحر ہند کے بیچ میں واقع ہی اور نواب گورنر مندراس کے تحت حکومت ہی اسکے اطراف شرقی میں صوبہ کرناتک اور وسط میں صوبہ میسور کوئن اور بنور اور غربی میں صوبہ تراون کور کوچن ملیبار اور صوبہ کنارہ واقع ہیں *

شہر مندراس بحر کے کنارہ پر آباد ہی جس کنارہ کا نام کارومندل ہی یہہ شہر اگرچہ بندر نہیں ہی لیکن تجارت اسمیں بہت ہوتی ہی اُس میں علاوہ ایک قلعہ کے جو سرکار ذوي‌الاقتدار انگریز بہادر نے بنایا ہی اور بہت مکانات عالیشان بنے ہیں اور چونکہ یہہ شہر نشیب میں ہی اسلیئے سمندر کي طرف سے نظر نہیں آتا اور کلکتہ سے آتھہ سو ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہی باشندے اس کے تخمیناً ڈیرہ لاکھہ جو جہاز کہ اسمیں آتے ہیں اُن کا لنگر کنارہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہوتا ہی وہاں سے اشیاء تجارت کتموان کشتیوں میں جنپر موج کا اثر نہیں ہوتا بھر کر اُتارتے ہیں *

باقي اور مشہور شہر صوبہ کرناٹک کے تن‌جور چتي‌پوتلي مدورا ترانکو اور پارنگہ‌پٹم اور تني‌ویلي پنڈچري جو فرانس کے ماتحت ہی آرکٹ اور دلور پلي‌کتا اور نلور وغیرہ ہیں *

صوبہ میسور کي دارالامارۃ شہر سرنگ پٹن ہی جو رودکاوري میں ایک جزیرہ پر آباد ہی گرد اس کے بہت مستحکم شہر پناہ ہی شہر کے بیچ میں حیدر علي اور تیپو سلطان کے مقبرے ہیں *

مشہور شہر اس صوبہ کا شہر میسور ہی جو قدیم دارالامارۃ تھا اور چھاوني بنگلور جہاں نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کي طرف سے

صاحب رزیڈنٹ رہتے ہیں اور کچھہ فوج سرکاري بھي وهاں رهتي هی اور چتل دروگ بلاري اور گداپا هیں *

صوبه کناره کا بڑا شہر منگلور جو ایک کھاري جھیل پر آباد هی جهیل مذکور براه ایک آبناے کے سمندر سے مل گئي هی یہه بهي مشہور تجارت گاه هی جاٹن پنتھه والے اسمیں بہت رہتے ہیں *

صوبه ملیبار کے مشہور شہر کانانور تلچري اور کالي کٹ هیں یہه تینوں شہر بحر کے کناره پر آباد هیں *

ملیبار کي جانب جنوب صوبه کوچن هی دارالامارة اس شہر کي کوچن یہه بهي ایک مشہور تجارت گاه هی اور یہه ایک راجه کے ماتحت هی *

اس سے سمت جنوب صوبه تراون کور هی یہاں کا بهي حاکم راجه هی – دارالاماره اسکي شہر تري وندرم هی جو خوب آباد هی *

یہه سب صوبے زرخیز هیں وهاں کي کشتکاري بہت هوتي هی *

جزیرة سیلان یعني لنکا کا بیان

هندوستان کے تعلق میں صرف ایک هي جزیرہ قابل الذکر هي سنسکرت کي پشتکوں میں نام اسکا لنکا – اور وهاں کے باشندوں کے محاورہ میں سنگہل دیپ اور اهل عرب اور هندوستان کے مسلمانوں کے نزدیک سرندیپ مشہور هی – یہه جزیرہ هندوستان کے گوشه جنوب و مشرق کو واقع هی اور اس سے بواسطه خلیج منار اور آبناے پالک کے منفصل هی بلکه اسی کے شمالي اور مغربي سمت پر ایک جزیرہ منار بهي واقع هی – هندوستان کے قطعه کرناٹک کے جنوب کو ایک اور جزیرہ رامیشرم نامي هی اِن دونوں کے بیچ میں پاني دریا کا اتنا کم هی که زمین دریا کي اکثر نظر آتي هی کہتے هیں که اگلے زمانه میں وه زمین قطعه هندوستان اور اُس جزیرہ سے مثل خاکناے کے واصل تهي اِس لیئے

سنسکرت کی کتابوں میں نام اسکا سیتبند رامیشر یعنی راجه رام چندر کا پل هی اور انگریزی میں ترجمه اسکا آدم کا پل لکھا هی *

هندوستان سے اِس جزیرہ میں جهاز جانیکی دو راهیں هیں - ایک منار سے سیلان کے درمیان جو بطور آبناے کے هی - دوسری کوناتک اور رامشرم کے درمیان سے لیکن یهه دونوں راهیں پانی کی قلت سے جهاز کے لیئے بہت مشکل اور تنگ اور خطرناک هیں *

صورت اِس جزیرہ کی بیضوی یعنی انڈے کیسی هی مگر سمت شمال کا ایک گوشه مثل نوک کے تنگ اور کچهه نکلا هوا هی اِس گوشه کی طرف سے جس قدر جنوب کو جاتے هیں زمین جزیرہ کی نسبت شمال کے وسیع پاتے هیں *

عرض شمالی اِسکا (۵° ۵۲) سے لیکر (۹° ۵۰) تک هی اور طول شرقی (۷۹° ۵۰) سے لیکر (۸۲° ۱۰) تک *

اِس جزیرے کا شرقی کنارہ اونچی اور سیدهی چٹانوں سے محدود هی اور پانی دریا کا بهی اُسی طرف عمیق هی مگر اُس طرف جهازوں کے لیئے کوئی لنگرگاہ مقرر نہیں هی صرف ایک کهاڑی جو جزیرہ کے قطعه شرقی پر ترنک کومالی کے نام سے مشہور اور دریا سے ملی هوئی هی سب طرف کے جهازوں کا لنگر وهاں هوتا هی اور نام اُس کهاڑی کا بسبب واقع هونے شہر ترنک کومالی کے اُس کے کنارہ پر اُسی کے نام سے مشہور هی *

اِس جزیرہ کے اطراف شمالی اور غربی میں زیادہ تر نشیب هی پر کنارہ جنوبی اونچا هی بلکه وسط کی زمین نسبت دریاے شور کے بحساب اوسط دو هزار فٹ سے تین هزار تک بلند هی *

اِس میں کئی سلسلے پهاڑوں کے پهیلے هیں جن میں کی ایک چوٹی باوا آدم کے پهاڑ کے نام سے مشہور اور (۷۴۲۰) فٹ بلند هی اور دوسری ایک اَور چوٹی (۸۲۸۰) فٹ کی بلندی رکهتی هی اِن پهاڑوں

یہاں سے کئی ندیاں نکلکر نشیب کی طرف بہتی ہیں چنانچہ بڑی ندی اُن میں کی مہاولی گنگا ہے جو دو سو میل کی راہ طے کرکے ترنکومالی کی کہاڑی میں جا ملی ہے *

یہہ قطعہ تمام سرسبز و شاداب زرخیز خوش فضا میزانہ وار ہے پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی بہت اونچے اونچے درخت ہیں *

آب و ہوا اِس جزیرے کی بسبب محیط ہونے دریاے شور کے نسبت قطعہ ہندوستان کے سرد اور فرحت بخش ہے اور اُن ندیوں سے جو پہاڑوں سے نکلی ہیں زمین وہاں کی خوب سیر حاصل رہتی ہے چنانچہ سب طرح کی نباتات مثل بلاد منطقہ حارہ کے اچھی طرح پیدا ہوتی ہیں خاص کر گرم مصالحہ میں سے ایک چیز دارچینی وہاں بکثرت پیدا ہوتی ہے اور اُس کی وہاں بڑی تجارت ہے سواے اِس کے ناریل اور تاڑ کے درخت بھی بہت ہیں اور اشیاے تجارت وہاں کی کپاس قہوہ دھان نیل اور سیاہ مرچ وغیرہ جو وہاں کثرت سے پیدا ہوتی ہیں علاوہ اِس کے انواع واقسام کی لکڑی بہت عمدہ عمارت اور میز کرسی بنانے کے لایق پہاڑوں سے میسر آتی ہے *

جنگل وہاں کا بڑا وسیع ہے جس میں سب طرح کے حیوانات وحشی اور درندے پائے جاتے ہیں مگر نسبت سب کے ایک جانور یعنی ہاتھی اِس کثرت سے ہوتا ہے کہ غول کے غول اُن کی زراعت نیشکر وغیرہ پر جو آکر گرتے ہیں تو اُس کو بالکل تباہ و خراب کردیتے ہیں صاحبان انگریز اُن کا شکار کیا کرتے ہیں چنانچہ ایک صاحب افسر نے دو سال کے عرصہ میں چار سو ہاتھی شکار کئے تھے خدا تعالی نے اِس سر زمین کو وہ برکت دی ہے کہ سواے سرسبزی و شادابی و پیداواری محاصلات کے کنارہ پر اُس کے موتی بھی نہایت عمدہ نکلتا ہے جو وہاں کی اشیاے تجارت میں ایک عمدہ شی ہے *

سیلان کے خاص شہروں کا بیان

جزیرہ لنکا کے گوشہ شمال پر جو مثل ایک نوک کے نکلا ہوا ہی شہر جافنا ہی جو صوبہ جافنا پٹم کي دارالامارت ہی وہاں ایک بڑا قلعہ ہولندیزیوں کا بنایا ہوا ہی سرکاري عملداري سے پہلے اُس قوم کے لوگ اِس جزیرے میں بود و باش رکھتے تھے مگر اب وہ لوگ وہاں کم ہیں اور پاني کي قلت سے جہازوں کي آمد و رفت وہاں کم ہوگئي ہی اِس لیئے اب تجارت وہاں کي کم مشہور ہی ۔ باشندے شہر جافنا کے آٹھ ہزار اور اکثر مسلمان ہیں *

ترنگ کومالي کے کنارہ پر شہر ترنگ کومالي ہی جہاں فوج کي چھاوني رہتي ہی *

اسي سمت میں تھوڑي دور پر جانب جنوب شہر باتي کالاؤ ایک چھوٹے سے جزیرہ پر واقع ہی وہاں ایک قلعہ بھي بنا ہی مگر آمد و رفت جہازوں کي مشکل سے ہوتي ہی *

سوائے اِن کے اِس کنارہ شرقي پر کوئي شہر قابل الذکر نہیں ہی مگر مہاولي گنگا کے کنارہ پر قدیم دارالخلافت اِس جزیرے کا کاندي ہی یہہ شہر اس قطع ہموار کے وسط میں پہاڑوں کے اندر واقع ہی چونکہ وہ پہاڑ اور جنگل سب سرسبز ہیں اِس لیئے وہ شہر بہت خوش فضا اور خوش نما نظر آتا ہی مگر اکثر مکانات اُس کے ٹوٹ گئے ہیں اور باقي کھنڈر سے بد قطع رہگئے ہیں تعداد وہاں کے باشندوں کي تیس ہزار ہی *

سمت جنوب و مغرب میں ایک جزیرے پر شہر گال واقع ہی وہ فرنگستاني جہازوں کے لیئے ایک لنگرگاہ ہی جو کوئلے کے لیئے وہاں آتے ہیں زمین اُس کے اطراف کي خوش فضا ہی *

سیلان کے کنارہ غربي پر گال سے ۷۵ میل کے فاصلہ پر کولمبو بڑا شہر دارالتجارت ہی گو وہاں کوئي بندر نہیں مگر شہر کے سامنے جہاز سلامتي

مدراس کے لنگر کرتے هیں اور چونکه سوداگر فرنگستان اور آور ملکوں کے وهاں زیاده رهتے هیں اِس لیئے وه شهر بهي آباد اور خوش قطع نظر آتا هی سنگهالي لوگ اُس کے گرد و نواح کے گانوں میں آباد هیں یهاں بهي ایک قلعه مضبوط بنا هوا هی اُس کے پاس ایک جهیل میتهے پاني کي بهري رهتي هی اِس شهر میں هر قوم کے آدمي تین هزار ساتهه کے قریب بستے هیں اور کل جزیرے کے باشندے ۱۹۱۹۴۸۷ هیں *

ساتویں فصل

ممالک متوسطه هند و چین کے بیان میں

حکماے یونان نے زمانه قدیم سے اپني اصطلاح میں هندوستان کو دو قسم کیا هی ایک وه قطعه جو رود گنگ کے غرب و جنوب میں واقع هی دوسرا جو اُس کے شمال و مشرق میں هی *

واضح هو که قطعه غربي اور جنوبي خاص قطعه هندوستان سے مراد هی *

گنگا کے شمال و مشرق کا قطعه پار یعني اُس طرف کا کہلاتا هی پس یهه پار کا قطعه خلیج بنگاله کے کناره شرقي سے لیکر بحیره چین تک وسیع هی عرض شمالي اُسکا (۹۱) اور طول غربي (۱۳۹۴) پر هی جهاں راس نگرائس واقع هی اور اِس قطعه کي حد جنوبي (۲۲۹) عرض شمالي پر اور (۱۰۴) طول شرقي پر هی جهاں راس زمانیه واقع هی چنانچه یهه راس جزیره نماے ملایا کي منتهیٰ هی اور اِس قطعه کي حد شمالي پر آسام اور ممالک تبت اور چین اور ملک سیام اور آنام هیں *

اِس کي جنوبي و شرقي سمت پر تین طرف بڑي بڑي کهاڑیاں جانب دریا زمین پر دور تک چلي گئي هیں اُن میں سے زیاده مشهور ایک کهاڑي خلیج مارتابان جو ملک برهما اور صوبه تنسرم کے بیچ میں هوکر گئي هی اور سمت مشرق پر ایک کهاڑي سیام هی جس سے جزیره

ملایا ملک سیام سے منفصل هی اور اُس کے شمال و مشرق پر ٹانکن کهاڑي کے ذریعه سے ممالک آنام چین سے منفصل هی *

یهه تمام قطعه اُن بڑے وادیوں کو مشتمل هی جن میں سے رود هاے کبیر اُس کوهستاني ملک سے نکلکر اِن وادیوں میں هوکر گذرتي هیں جس سے کوهستان ملک چین اور تبت کا علحده هوگیا هی اور منبع اُن رودوں کا اُن پهاڑوں وحشت ناک میں نا معلوم هی مگر اُن میں سے ایک بهت بڑي رود ایراوادي هی جو اِس قطعه کے حصه غربي میں هوکر گذرتي هی *

دوسري میکوي جو ملک سیام میں گذر کر اُس سے باهر جاکر گرتي هی *

تیسري مائي کیانگ جو ملک کمبود میں سے هوکر گذرتي هی اِن تینوں رودوں کے وادي اِس قطعه کے بلند سلسله پهاڑوں سے جدا کیئے گئے هیں اور یهه پهاڑ کوهستان همالیه سے نکلکر اُس پر عموداً جنوب کي طرف باهم متوازي چلے گئے هیں *

اُن سب میں سے جو سلسله قطعه غربي پر واقع هی برهما کو صوبه هاے آسام اور بنگاله سے جدا کرتا هی اور آخر کو حد جنوبي راس نگرائس پر تمام هوا هی *

دوسرا سلسله وه هی جو ایراوادي اور میکوي کے درمیان هوکر گذرتا هی هی اور منتهاے حد جنوبي ملایا پر تمام هوتا هی یهي سلسله سب سے زیاده دراز اور بلند هی *

تیسرا سلسله وادي میکوي اور مائي کیانگ کے درمیان فاصل هی گو که وه بهي بهت اونچا اور دراز هی لیکن تعداد بلندي اُس کي معلوم نهیں *

جو سلسله پهاڑوں کا بموازات اُس قطعه شرقي کے کنارے پر هی وادي کمبود کو صوبه هاے کوچن چین اور ٹانکن جو چین کے صوبے هیں جدا کرتا هی *

ان سب ندیوں کا پانی وقت مختلف پر چڑہ کر اُن وادیوں میں پھیلتا ہی اِس سے معلوم ہوا کہ منبع اُن کا مختلف جگہوں میں ہی *

پس ان ندیوں کے اِس قطعہ میں پھیلنے سے یہہ قطعہ نہایت سرسبز و شاداب و زرخیز ہی حتی کہ پہاڑوں کے نشیبوں اور اوپر چوٹی کے اتنے بڑے بڑے درخت لگے ہوئے ہیں کہ اور ملکوں کے درخت اُن کے سامنے چھوٹے چھوٹے پودے نظر آتے ہیں *

حیوانات اُس قطعہ میں مثل جنگل ہاے منطقہ حارہ کے ہوتے ہیں ہاتھی گینڈا شیر اور بن مانس وغیرہ اور اقسام کے بندر اور پرندوں کے پر چمکیلے اور رنگین ہوتے ہیں *

آدمی یہاں کے سواے ملایا کے دوغلے مغل یعنی چین اور تاتار کے معلوم ہوتے ہیں لیکن پہاڑوں کے اوپر کی قومیں موگ اور کارن کہلاتی ہیں *

اُس ملک کے اصلی باشندے خاص کر ملک برہما میں اکثر بودوباش رکھتے ہیں لیکن ملایا کے باشندے اُن کے ساتھہ ملتے ہیں جو جزیرہ سماترہ اور جاوہ وغیرہ میں جا بسے ہیں — پس یہہ تمام قطعہ اپنے اقسام طبعی یعنی پہاڑ اور وادی وغیرہ کو جو باشندے ان مقامات کے بحسب معدل مختلف الطبع ہیں اور اِس قطعہ کے اقسام طبعی سے مناسبت رکھتے ہیں شامل ہی اور اقسام طبعی اُس قطعہ کے یہہ ہیں *

صوبہ آراکان جو خلیج بنگالہ کے شمال مشرق پر واقع اور مخرج برہم پتر سے لیکر پانسو میل تک چلا گیا ہی *

صوبہ پیگو ایراوادی کے مہانہ پر واقع ہی جہانکہ ایراوادی کی دو شاخیں اُس میں سے ہوکر گذرتی ہیں پس یہہ قطعہ اُسکی ساقوں کا قاعدہ بنکر اُسکو مثلث بناتا ہی — باقی تمام وادی جو ایراوادی سے پیگو کے اوتر طرف پڑتا ہی ملک برہما کے نام سے مشہور ہی *

صوبه پیگو اور ملایا کے بیچ میں صوبه جات تنسرم واقع هیں اور یهه صوبه اُس اونچے اور دراز پهاڑوں کے سلسلوں کے ذریعه سے ملک سیام اور لاؤس سے منفصل هی یعني (لاؤس) وادي میکوي کے شمالي حصه سے اور (سیام) اُس کے جنوبي حصه سے مراد هی — یهه دونوں ملک تیسرے سلسله کے ذریعه سے ملک کمبود جو که تمام وادي مائي کیانگ پر شامل هی منفصل هی *

چوتها سلسله مذکورة بالا ملک مذکور یعني کمبود کو اِس قطعه کے باقي حصه یعني کوچن چین سے جدا کرتا هی — اِن اقسام میں سے جو صوبے صاحبان انگریز کے ماتحت هیں تفصیل اُنکي یهه هی *

آسام جو صوبه بنگاله سے متصل هی اور اُس سے جنوب آراکان اور آراکان کے متصل صوبه پیگو اور پیگو سے جنوب کو سوبجات تنسرم اور اُن سے جنوب کو ایک ٹکڑا جزیرہ نما ملایا هی اِس سے معلوم هوتا هی که خلیج بنگاله کے تینوں طرف کے کناروں پر عملداري سرکار انگریزي کي محیط هی *

سوا اِن صوبوں کے اور دو چار جزیرے بهي انکے ماتحت هیں چنانچه راس نگرائس سے جنوب کو ایک سلسله جزائر بنام اندمان واقع هی یهه سلسله شمالاً اور جنوباً ایک سیدهے خط میں پهیلا هی مگر اِسمیں صرف وحشي آدمي مثل بهیل اور گونڈ وغیره کے آباد هیں لیکن سرکار انگریز نے یهاں ایک جگهه (جو ایک اچهي لنگرگاه هی) چهاوني فوج کے لیئے مقرر کي هی جهاں کچهه فوج رهتي هی اور اِس جگهه وه مفسد لوگ جو هندوستان سے کالے پاني کو بهیجے جاتے هیں فوج کي حفاظت میں قید رهتے هیں *

اِس سلسله سے جنوباً کچهه فاصله پر دوسرا سلسله جزائر بنام نکوبا واقع هی پر یهه بهت چهوٹا سلسله هی جسکا حال کم معلوم هی *

جزیرہ پولوپینیانگ یا پرنس آف ویلز جو ملایا کے غربي کناره پر واقع هی *

جزیرہ سنگاپور جہاں سرکار انگریز کي طرف سے ایک شہر سنگاپور اباد کیا گیا هی اور وہ شہر چین کي اشیاے تجارت کے جہازوں کا بڑا لنگر گاہ هی *

صوبہ آراکان کا بیان

آراکان خلیج بنگالہ کے شمالي کنارے اور ایک سلسلہ پہاڑوں کے درمیان واقع هی اِس سلسلہ کے ذریعہ سے وہ قطعہ وادي ایراوادي کے نشیب سے منفصل هی اور عرض درمیان سلسلہ اور ایراوادي کا دس میل سے سو میل تک هی اور وہ قطعہ بہت زرخیز اور پیداواري کے لایق هی تعداد اُسکے باشندوں کي تخمیناً دولاکھہ پچاس هزار اور یہہ قطعہ سرکار انگریز کے ماتحت سنہ ١٨٢٦ع سے بعد فتحیابي برهما کے راس نگرائس تک آگیا هی *

دارالامارت اِسکي شہر آراکان جو آراکان ندي کے کنارے پر واقع اور اُسکے نام سے مشہور اور یہہ بہت بڑا شہر هی جہاں تجارت بھي بکثرت هوتي هی *

صوبہ پےگو کا بیان

یہہ ایراوادي کے نشیب کے جنوبي حصہ پر مشتمل هی سرکار انگریز کو سنہ ١٨٥٢ع میں بعد لڑائي برهما کے هاتھہ آیا — اِس صوبہ کا طول شمال سے جنوباً دوسو چالیس میل اور عرض ایکسو چالیس میل هی لنگرگاہ اِس صوبہ کي رنگون اور باشندے اِسکے تیس هزار *

دارالامارت اسکا شہر پےگو جو ایراوادي کے کنارہ رنگون سے ساتھہ میل کے فاصلہ پر واقع هی لیکن اب حال اُسکا کچھہ ترقي پر نہیں هی صرف چھہ هزار باشندے اُسکے هیں یہاں ایک مشہور دیول هشت پہلو مخروطي شکل کا تین سو ساتھہ فت کا اونچا ایک چبوترے تیس فت کے بلند پر بنا هوا هی اُس ندي کے وادي پر پےگو سے کچھہ اوپر بڑہ کر

ایک شہر پروم اِس صوبہ کے منتہی پر هی یہاں بڑي تجارت اُس لکڑي کي کہ جو عمارت کے کام میں آتي هی هوتي هی *

صوبجات تنسرم کا بیان

صوبہ پیگو سے جنوب کے صوبجات چار صوبوں میں منقسم هیں مارتبان تابوئي مرگوئي اور تنسرم چونکہ تنسرم اِن چاروں صوبوں کا دارالامارت هی اِس لیئے نام چاروں کے اُسي کے نام سے مشہور هیں اور حصہ مرگوئي اور تابوئي کے مقابل میں کئي جزیرے بطور مجموعة الجزائر کے واقع هیں — باشندے صوبجات تنسرم کے تلین برهما اور موگ قوم کے هیں اور پہاڑ کي چوٹیوں پر کارن قوم کے لوگ رهتے هیں *

سوائے ان کے جزیرہ نمائے ملایا کي سمت جنوبي اور غربي پر شہر ملکا واقع هی جو پہلے پرتگیز اور اُن کے بعد هولندیز کے ماتحت اور بڑي تجارت گاہ تھا اُس وقت سے پولوپینیانگ اور سنکا پور کي ترقي سے اس کا تنزل هوگیا مگر اب بھي یہاں کئي مدرسے چیني زبان سیکھنے کے لیئے (جو صاحبان انگریز اُس کو حاصل کرتے هیں اور مدرسے انگلش زبان کے چیني لوگوں کے لیئے) جاري هیں — باشندے وهاں کے تخمیناً پانچ هزار *

مملکت برهما کا بیان

اس کي حدود اربعہ میں شمال و مغرب کي طرف آسام اور تبت جو کوہ همالیہ اُن کا فاصل هی اور مشرقي سمت پر مملکت چین اور جنوبي سمت پر پگو چنانچہ معہ صوبہ پگو کے عرض شمالي اُس کا (۲۵°۴۵) سے لیکر (۱۵°) درجے تک اور طول شرقي اُس کا (۹۲) درجے سے لیکر (۱۰۳°) درجے تک هی اور سوائے اُن صوبجات کے جو پہلے برهما میں داخل تھے اب خاص قطعہ برهما کا طول (۵۴۰) میل اور عرض (۳۲۰) میل اور تمامي وسعت اُس کي (۹۶۰۰۰) میل مربع هی — باشندے برهما کے تخمیناً چالیس لاکھ جو ایراوادي کے

تشیب میں بستے ہیں اور وہاں اُن سے کئی شہر آباد ہیں — ایراوادی سے قطعہ برھما کی تنصیف ہوگئی ہی اور اُس کے اطراف کی زمین بہت زرخیز ہی گیہوں دھان نیشکر تماکو کپاس اور نیل بہت پیدا ہوتا ہی *

پہاڑوں کے اوپر کے لوگ مثل چین کے اگرچہ پہلے ہندو تھے مگر اب بودہ کا مذھب رکھتے ہیں پر آئین اور قانون اُن کے اب تک ہندوؤں کے شاستر کے موافق جاری ہیں *

رنگون سے شمال کو پانسو میل دور ایراوادی ندی کی ایک شاخ کے دونوں کناروں پر دو شہر یعنی آوا اور اموراپورہ واقع ہیں اور اُن دونوں میں وقتاً بعد وقت ایک دوسرا اُس ضلع کا دارالخلافت رہا ہی *

اموراپورہ ایک اچھی جھیل کے کنارہ پر (جو سات میل لمبی اور ڈیڑہ میل چوڑی ہی) شہر خوش قطع بشکل مربع مستحکم شہر پناہ میں بستا ہی سڑکیں اُس کی وسیع سیدھی باہم متقاطع — بادشاہی محل عین بیچ میں بنا ہوا ہی عمارات تمام شہر کی چوبین اور کئی ایک گنبد سنہری ملمع کیئے ہوئے ہیں — باشندے وہاں کے تخمیناً تیس ہزار *

دوسرا شہر آوا سنہ ۱۸۱۹ ع میں دارالخلافت مقرر ہوا اور اُسوقت سے اموراپورہ کے لوگ آکر وہاں بسے مگر سنہ ۱۸۳۹ ع میں بسبب زلزلے کے وہ شہر منہدم اور مسمار ہوگیا — عمارت اُس کی اگرچہ چوبین اور خام تھی مگر دیوتوں کے گنبدوں کی نمایش کے سبب شہر دور سے خوشنما معلوم ہوتا تھا تعداد وہاں کے باشندوں کی پچیس ہزار سے تیس ہزار تک بالفعل دارالخلافت اُس ضلع کی مانشوبو جو آوا سے شمال کو (۲۷) میل دور ایک بڑی جھیل کے کنارہ پر واقع ہی بادشاہ وہاں کا اکثر شہر منڈالی میں رہتا ہی جو اموراپورہ سے تھوڑی دور ایراوادی کے کنارہ پر ہی *

رودھاے میکوئی اور ماقی کیانگ کی نشیبوں میں لاؤس اور سیام ھیں چنانچہ حصہ جنوبی سیام حصہ شمالی لاؤس ھی طول ملک سیام کا کنارہ بحر سے تین سو میل تک ھی اور وھاں سے آگے لاؤس سیام سے زرخیز اور آباد کم ھی اور اس حصہ کے باشندوں کی تعداد تخمیناً دس لاکھہ ھی *

دارالخلافت سیام کا بن کاک جو پندرہ میل شمال کو خلیج سیام سے رود میکوئی کے کنارہ پر واقع ھی — یہہ شہر تین حصوں میں منقسم ھی ایک محل بادشاھی بطور قلعہ کے علحدہ ایک جزیرے میں خوب مستحکم اور خوشنما بنا ھی — دوسرا خاص شہر میکوئی کے کنارہ پر جسکی عمارت لکڑی کی ھی — تیسرا عین دریا میں مکانات چوبی اور بانسوں کے بنے ھیں کہ سوداگر لوگ اُنکے سامنے تختوں پر اپنی دوکانیں لگاتے ھیں اور خوب خرید و فروخت ھوتی ھی شہر کے آدھے باشندے دریا میں رھتے ھیں اور آدھے خاص شہر میں تعداد باشندوں کی پچاس ھزار سے لیکر ساٹھہ ھزار تک اور آنمیں اکثر چین کے سوداگر مالدار ھیں *

ملایا کا بیان

صوبہ تنصرم سے جنوباً جزیرہ نما کے طور پر طولاً واقع ھی یہاں سے راس بلانکا تک ھزار میل طویل ھی پس پے گو کی حد غایت مرتابان سے لیکر راس بلانکا تک بارہ سو میل طویل ھی اور عرض اُس کا ساٹھہ میل سے ایکسو اسی میل تک ھی *

وہ سلسلہ جو برھما اور سیام سے شروع ھوکر اِس تمام جزیرہ نما میں سے گذر کر جنوبا چلا گیا ھی بذریعہ اُس کے یہہ قطعہ برھما اور سیام سے منفصل ھی اکثر یہہ قطعہ کوھستانی نظر آتا ھی اِس سلسلہ سے جو دونوں طرف سے بلند ھی بہت سی ندیاں نکلکر نشیب کیطرف بہتی ھیں اِس لیئے آب و ھوا یہاں کی معتدل اور پہاڑ بھی خوب سرسبز رھتے ھیں پر اِس سلسلہ

کے اطراف شرقي اور غربي میں موسم مختلف ہوتا ہی چنانچہ شرقي کي طرف جو قطعہ کمبود اور کوچن چین ہی اور اُسکے اطراف سے ہواے شمالي اور شرقي موسمي یہاں تک پہونچني ہی بسبب اُسکے برسات یہاں ماہ نوامبر سے لیکر مارچ تک مخصوص ہوتي ہی اور جب ہواے موسمي جنوب اور غربي کیطرف سے پھرکر آتي ہی تو اُس سلسلة کے باعث شرقي قطعہ اُسکا اُس ہوا سے محفوظ رہتا ہی اور اُسوقت اطراف غربي سے ملاقي ہوکر وہاں مثل ہندوستان کے گرمي میں بارش پیدا کرتي ہی — زمین اُس قطعہ کي نسبت کوہستان کے بہت زر خیز نہیں ہی مگر میوجات بہت پیدا ہوتے ہیں اور وہ قطعہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہی — باشندے سیام اور ملایا کے نصفا نصف ہیں زبان اُنکي ملایا بولي مثل فارسي کے خوب خوش لہجہ اور شیرین معلوم ہوتي ہی اور ملایا کے لوگ خاص کر تجارت کے کام میں معروف ہیں تجارت وہاں کي کاني دھاتیں مثل سونا اور رانگہ وغیرہ کي ہی جو وہاں کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور سونا وہاں کي سب ندیوں میں پایا جاتا ہی *

ملایا خاص صوبہ تنصرم کے جنوب میں واقع اور پانسو میل کے قریب طویل ہی لیکن اُس سے غربي سمت پر جزیرہ پولوپینانگ اور سمت جنوب و غرب پر ملکا سرکار انگریزي کي عملداري میں ہی اِس جزیرے میں بحکم سرکار ایک شہر بنام جورزتون آباد ہوا ہی یہاں کے حاکم نواب گورنر جنرل کے طور پر آبناے ملکا کے لیئے مقرر ہیں اور اُسکے باشندے دوہزار اکثر چیني ہیں اور تمام جزیرے کے چالیس ہزار *

اس قطعہ کے انتہاے راس کے قریب جزیرہ سنکاپور ہی جو انگریزوں کي عملداري سنہ ۱۸۱۹ ع میں اُسمیں ہوئي ہی چونکہ وہ چین اور ہندوستان کے جہازوں کي لنگرگاہ اور عین وسط راہ میں واقع ہی اِس لیئے وہ بحکم سرکار جلد آباد کیا گیا اور وہاں ایک شہر بھي اِس جزیرے کے نام سے آباد ہی آبادي اُسکي نہایت قسم کي ہی اُنکا

انگریزوں کي ــ الگ اور دوسري ملایا والوں کي اور تیسري چین والوں کي ــ انگریز بڑے مالدار سوداگر یہاں رہتے ہیں اِس لیئے وہ محلہ بہت خوش قطع بنا ہی سڑکیں وسیع مکانات بلند ابتدا میں وہاں کے باشندے قریب ڈیڑہ سو کے تھے مگر سنہ ۱۸۲۹ع میں اٹھارہ ہزار کے قریب ہوئے اور پھر سنہ ۱۸۵۲ ع میں ساٹھہ ہزار ہوگئے اور زیادہ انمیں کے شہري لوگ ہیں اہل زراعت کم ــ آب و ہوا یہاں کی بسبب قرب خطاستوا کے گرم ہی مگر صحت بخش اور تندرستي کے لیئے اچھي ہی *

بیان صوبہ آنام جسکو کوچن چین بھي کہتے ہیں

آنام اِس تمام قطعہ متوسط کي شرقی سمت پر واقع ہی ــ یہہ صوبہ دو قطعوں میں منقسم ہی شمالي ٹانکن جو خاص آنام کے نام سے معروف ہی اور جنوبي کوچن چین درمیاني جد ان دونوں کي (.۹؟) پر واقع ہی *

اِن دونوں حصوں میں ٹانکن بڑا زرخیز قطعہ ہی کپاس اور ریشم وہاں بہت پیدا ہوتا ہی ــ دارالامارۃ اُسکا کاچاؤ پردسوگ سا کے کنارہ پر بڑا شہر ہی جو دریاے شور سے ۸۰ یا ۹۲ میل دور ہی تعداد باشندوں کی ڈیرہ لاکھہ *

قطعہ کوچن چین پہاڑوں میں واقع ہی مگر اُس میں وادي بہت زرخیز ہیں تنبشکو ریشم الایچي دارچیني اور سیاہ مرچ وہاں بکثرت پیدا ہوتي ہی ــ دارالامارۃ اُس صوبہ کا ہوائي ہی جسکو ٹوران ہوا بھي کہتے ہیں دریاے شور سے دس میل کے فاصلہ پر بہت مستحکم شہر پناہ میں جو ایک مثل بڑے قلعہ کے ہی واقع ہی گرداگرد اُسکے خندق بھي کھدي ہی شہر پناہ اُسکي ایک ایسا بڑا قلعہ ہی جسکي حفاظت کے لیئے چالیس ہزار آدمي اُس میں رہنا چاھیئے اُسکے حوالي کي زمین پیدا واري کے لایق ہی سڑکیں اُسمیں سیدھي پختہ چاروں

طرف کو گئي هيں فرانسيس لوگ يہاں اکثر رهتے هيں بلکه وہ لوگ يہاں کے رئيس کے اميروں اور مشہوروں ميں هيں تعداد باشندوں کي ساتهہ هزار *

اِس قطعه کي جنوبي سمت کو شہر سائي گان واقع هی اور يهه بهي ايک مشہور لنگر گاہ اهل فرانس کي هی جو فی الحال وهاں زيادہ تر دخيل هيں *

آتهويں فصل

مجموعة الجزائر کے بيان ميں

يهه مجموعه جزيروں کا بحر الکاهل اور بحر هند کے درميان ملکا کے جنوب اور مغربي سمت سے ليکر شرقاً آسٹريليا کي حد شمالي تک وسيع واقع هی اِس ميں بعضے بڑے بڑے جزيرے اور بعض چهوٹے قريب قريب واقع هيں چنانچه حکماے جغرافيه نے اُن کے ساتهه قطعه آسٹريليا کو شامل کرکے باعتبار اِس کے که اکثر اِن ميں کے نو يافته هيں نام اِس مجموعه کا آسٹرل ايشيا (يعني قطعه جنوبي ايشيا) رکها هی گويا که يهه قطعه نسبت اور قطعات يورپ ايشيا امريکا اور افريقه کے پانچواں قطعه خشکي زمين کا هی بيان اِس کا يہاں مجملاً کيا جاتا هی مفصل آسٹريليا ميں مذکور هوگا *

وہ جزيرہ جو اِن سب کے غربي سمت پر هی بنام سماترہ مشہور هی اور بذريعه آبناے ملکا کے جزيرہ نماے ملايا سے منفصل اور يهه ايک قطعه مستطيل سا اطراف شمال و مغرب سے جنوب اور مشرق کو چلا گيا هی *

اِسکي جنوبي حد کے قريب سے جزيرہ جاوا شروع هوتا هی جو اُس سے بذريعه آبناے سندهه کے منفصل هی اور يهه قطعه بهي مستطيل شرق سے غرب کو هی ليکن سماترہ سے چهوٹا *

اِس جزیرہ کي سمت شرقي پر ایک سلسلہ چھوٹے جزائر کا شرقاً چلا گیا ھی کہ اُن میں سب سے بڑا تیمور لنگ کے نام سے مشہور ھی *

اِس سلسلہ جزائر کي سمت شمال شرقي پر بحیرۂ جاوا اُن کو دوسرے مجموعۃالجزائر سے جدا کرتا ھی چنانچہ اُن میں سے بڑے اور مشہور بورنیو جو سماترہ کي سمت شمال اور مشرق پر واقع ھی اور سلي بیز جو بورنیو کے کنارہ شرقي پر — یہہ جزیرے بذریعہ آبنائے مقاصر کے منفصل ھیں *

اِس سلي بیز سے آگے شرقاً مجموعۃالجزائر ملکا اُن میں سب سے بڑا گلو لو اور اُسکے آگے شرقاً ایک بڑا جزیرہ پاپوآ یا نیوگني واقع ھیں اور یہہ قریب آسٹریلیا کے شمالي حد تک پہنچا ھی اور اس سے بذریعہ آبنائے تورز کے منفصل ھی *

اِس جزیرہ کے آگے شرقاً بہت سے چھوٹے چھوٹے جزائر نیو آئرلینڈ اور نیو برٹن اور جزایر سلیمان کے نام سے مشہور ھیں *

سلي بیز کي عین شمالي سمت پر دوسرا سلسلہ جزائر جو جنوب سے شمال کو چلا گیا ھی فلي پائن کے نام سے مشہور ھی اور یہہ بحیرہ چین کے سمت شرقي پر محیط ھی ان میں سب سے بڑا مشہور جزیرہ لوزون یا منلا ھی جو اُن کي شمالي سمت پر ھی — ان جزائر میں اکثر کوھستان اُن کے وسط میں واقع ھی *

پہاڑوں کے دامن میں دریا تک نشیب ھی چنانچہ اُن پہاڑوں سے کئي پہاڑ آتش فشاں ھیں خاصکر ایک پہاڑ سمبلوا کے نام سے جزیرہ جاوا کي سمت شرقي پر واقع ھی اور سب جزیرے اکثر زر خیز حتی کہ پہاڑوں کي چوٹیوں تک سر سبز ھیں — ھر قسم کے پھول اور نباتات یہاں سے یورپ کو لیجاتے ھیں *

اُن میں مثل جزیرہ نماے ملایا کے سونے اور ھیرے اور رانگے کي کانیں ھیں *

حیوانات اُن میں مثل منطقهٔ حارّه کے سب قسم کے پائے جاتے هیں جیسے گینڈا هاتهی ٹائیر بن مانس اور اقسام کے بندر *

آدمی یہاں کے کچهه ملایا کچهه حبشی کچهه تاتاری کئی قومیں هیں مگر علم و هنر کے شایق هونے سے مثل وحشیوں کے نہیں هیں — طرز حکومت اُن کا باختیار امراء هی اور بعضوں میں مثل بورنیو وغیرہ کے بادشاهی حکومت کے طور پر هی پران میں جسقدر شرقاً چلے جائیے آسیقدر زیادہ وحشی آدمی پائے جاتے هیں یہانتک کہ بعضے اُن میں کے مردم خوار بهی هیں *

ان مجموعة الجزائر میں کوئی شہر نامور آباد نہیں هی لیکن اهل فرنگ خاص کر پرتگیز اور هولندیز اور هسپانیہ کے لوگ اور کچهه انگریز بهی کہیں کہیں بود و باش رکهتے هیں *

تمام شد

تذکرۂ قطعۂ ایشیا